بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَد نَصَرَکُمُ اللّٰہ بِبَدرٍ وَّ اَنتُم اَذِلَّۃ

جلد 46

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

بدر
ہفت روزہ
قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

Postal Registration No:p/GDP-23

شمارہ نمبر: 48
شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ یا 20 ڈالر امریکن

25 رجب 1418 ہجری 27 / نبوت 1376 ہش 27 / نومبر 97ء

اخبار احمدیہ

لندن۔ ۲۱ / نومبر (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیریت ہیں۔ الحمد للہ۔

آج حضور انور نے مسجد فضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا حضور نے نماز باجماعت کی اہمیت اور اس کے قیام اور خدا تعالیٰ کے ساتھ ذاتی محبت کے نتیجہ میں نمازوں میں لذت حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ الحمد للہ جماعت نے غیر معمولی طور پر نمازوں کی ادائیگی پر عمل شروع کر دیا ہے۔

پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا

نماز انسان کی اندرونی غلاظتوں کو پانی کی طرح دھو کر صاف کرتی ہے

وہ نماز بدیوں کو دُور کرتی ہے جو اپنے اندر ایک سچائی کی روح رکھتی ہے

بعض لوگ باوجود نماز پڑھنے کے پھر بدیاں کرتے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ وہ نمازیں پڑھتے ہیں مگر نہ روح اور راستی کے ساتھ وہ صرف رسم اور عادت کے طور پر ٹکریں مارتے ہیں۔ ان کی روح مردہ ہے وہ نماز بدیوں کو دُور کرتی ہے جو اپنے اندر ایک سچائی کی روح رکھتی ہے اور فیض کی تاثیر اس میں موجود ہے۔ نماز صرف ظاہری نشست و برخاست کا نام نہیں بلکہ ارکان نماز دراصل روحانی نشست و برخاست ہیں انسان کو خدا تعالیٰ کے روبرو کھڑا ہونا پڑتا ہے اور قیام بھی آدابِ خدمتگاران میں سے ہے۔ رکوع جو دوسرا حصہ ہے بتلاتا ہے کہ گویا تیاری ہے کہ وہ تعمیل حکم میں کسی قدر گردن جھکاتا ہے اور سجدہ کمال آداب اور کمال تذلل اور نیستی کو جو عبادت کا مقصود ہے ظاہر کرتا ہے یہ آداب اور طرق ہیں جو خدا تعالیٰ نے بطور یادداشت کے مقرر کر دیئے ہیں اور جسم کو باطنی طریق سے حصہ دینے کی خاطر ان کو مقرر کیا ہے۔ علاوہ ازیں باطنی طریق کے اثبات کی خاطر ایک ظاہری طریق بھی رکھ دیا ہے اب اگر ظاہری طریق میں صرف نقال کی طرح نقلیں اتاری جائیں اور اسے بارگراں سمجھ کر اتار پھینکنے کی کوشش کی جاوے تو تم ہی بتاؤ اس میں کیا لذت اور حظ آسکتا ہے اور جب تک لذت اور سرور نہ آئے اس کی حقیقت کیونکر متحقق ہو گی اور یہ اسی وقت ہو گا جبکہ روح بھی ہمہ نیستی اور تذلل تام ہو کر آستانہ الوہیت پر گرے اور جو زبان بولتی ہے روح بھی بولے اس وقت ایک سرور اور نور اور تسکین حاصل ہو جاتی ہے۔

الغرض نماز انسان کی اندرونی غلاظتوں کو پانی کی طرح دھو کر صاف کرتی ہے روح پگھل کر پانی کی طرح آستانہ الوہیت پر بہنے لگتی ہے۔ نماز میں رکوع یہ ہے کہ انسان تمام قسم کی محبتوں اور تعلقات کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کی طرف جھک جائے اور صرف خدا تعالیٰ کیلئے ہو جائے اور روح کا سجدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر گر کر اپنے تئیں بکلی کھو دے اور اپنے نفسِ وجود کو مٹا دے۔

نماز میں لذت اور سرور بھی عبودیت اور ربوبیت کے ایک تعلق سے پیدا ہوتا ہے جب تک اپنے آپ کو عدم محض یا مشابہ بالعدم قرار دے کر جو ربوبیت کا ذاتی تقاضا ہے نہ ڈال دے اس کا فیضان اور پرتو اس پر نہیں پڑتا اور اگر ایسا ہو تو پھر اعلیٰ درجہ کی لذت حاصل ہوتی ہے جس سے بڑھ کر کوئی حظ نہیں ہے۔ اس مقام پر انسان کی روح جب ہمہ نیستی ہو جاتی ہے تو وہ خدا تعالیٰ کی طرف ایک چشمہ کی طرح بہتی ہے اور ماسوی اللہ سے اُسے انقطاعِ تام ہو جاتا ہے اس وقت خدا تعالیٰ کی محبت اس پر گرتی ہے۔ اس اتصال کے وقت ان دو جوشوں سے جو اُوپر کی طرف سے ربوبیت کا جوش اور نیچے کی طرف سے عبودیت کا جوش ہوتا ہے ایک خاص کیفیت پیدا ہوتی ہے اس کا نام صلاۃ ہے۔

پس یہی وہ صلاۃ ہے جو سیئات کو بھسم کر جاتی ہے اور اپنی جگہ ایک نور اور چمک چھوڑ دیتی ہے جو سالک کو راستہ کے خطرات اور مشکلات کے وقت ایک منوّر شمع کا کام دیتی ہے اور ہر قسم کے خس و خاشاک اور ٹھوکر کے پتھروں اور خار و خس سے جو اس کی راہ میں ہوتی ہیں آگاہ کر کے بچاتی ہے اور یہی وہ حالت ہے جب کہ انّ الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاءِ والمنکر۔ کا اطلاق اس پر ہوتا ہے کیونکہ اس کے ہاتھ میں نہیں اس کے دل میں ایک روشن چراغ رکھا ہوا ہوتا ہے اور یہ درجہ کامل تذلل، کامل نیستی اور فروتنی اور پوری اطاعت سے حاصل ہوتا ہے پھر گناہ کا خیال اُسے کیونکر آسکتا ہے۔ انکار اس میں پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ فحشاء کی طرف اس کی نظر اُٹھ ہی نہیں سکتی۔　(ملفوظات صفحہ ۱۶۴ تا ۱۶۶)

نماز عبادت کا مغز ہے

"ایک مرتبہ مَیں نے خیال کیا کہ صلوٰۃ میں اور دُعا میں کیا فرق ہے حدیث میں آیا ہے کہ الصّلوٰۃ ھِیَ الدُّعاء والصّلوٰۃُ مخُّ العِبَادَۃِ یعنی نماز ہی دُعا ہے۔ نماز عبادت کا مغز ہے۔ جب انسان کی دُعا محض دنیوی امور کیلئے ہو تو اس کا نام صلوٰۃ نہیں لیکن جب انسان خدا کو ملنا چاہتا ہے اور اس کی رضا کو مدِّنظر رکھتا ہے اور ادب، انکسار، تواضع اور نہایت محویت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں کھڑا ہو کر اس کی رضا کا طالب ہوتا ہے تب وہ صلوٰۃ میں ہوتا ہے۔ اصل حقیقت دُعا کی وہ ہے جس کے ذریعہ سے خدا اور انسان کے درمیان رابطۂ تعلق بڑھے۔ یہی دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتی ہے اور انسان کو نامعقول باتوں سے ہٹاتی ہے اصل بات یہی ہے کہ انسان رضائے الٰہی کو حاصل کرے اس کے بعد روا ہے کہ انسان اپنی دنیوی ضروریات کے واسطے بھی دُعا کرے یہ اس واسطے روا رکھا گیا ہے کہ دنیوی مشکلات بعض دفعہ دینی معاملات میں حارج ہو جاتے ہیں خاص کر خامی اور کچ پنے کے زمانہ میں یہ امور ٹھوکر کا موجب بن جاتے ہیں۔ صلوٰۃ کا لفظ پُر سوز معنے پر دلالت کرتا ہے جیسے آگ سے سوزش پیدا ہوتی ہے ویسی ہی گدازش دُعا میں پیدا ہونی چاہئے۔ جب ایسی حالت کو پہنچ جائے جیسے موت کی حالت ہے تب اُس کا نام صلوٰۃ ہے"۔ (ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۳۶۸)

کبھی نماز میں لذّت آتی ہے اور کبھی لذّت جاتی رہتی ہے۔ اس کا کیا علاج ہے؟

ہمت نہیں ہارنی چاہئے بلکہ اس کے کھوئے جانے کو محسوس کرنے اور پھر اس لذّت کو حاصل کرنے کی سعی کرنی چاہئے جیسے چور مال اُڑا کر لے جاوے تو اس کا افسوس ہوتا ہے اور پھر انسان کوشش کرتا ہے کہ آئندہ کو اس خطرہ سے محفوظ رہے اس لئے معمول سے زیادہ ہوشیاری اور مستعدی سے کام لیتا ہے اسی طرح پر جو خبیث نماز کے ذوق اور انس کو لے گیا ہے تو اس سے کس قدر ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے اور کیوں نہ اس پر افسوس کیا جائے۔ انسان جب یہ حالت دیکھے کہ اس کا انس و ذوق جاتا رہا تو وہ بے فکر اور بے غم نہ ہو نماز میں بے ذوقی کا ہونا ایک سارق کو چوری اور روحانی بیماری ہے۔ جیسے ایک مریض کے منہ کا ذائقہ بدل جاتا ہے تو وہ فی الفور علاج کی فکر کرتا ہے۔ اسی طرح پر جس کا روحانی مذاق بگڑ جاوے اس کو بہت جلد اصلاح کی فکر کرنی لازم ہے"۔　(فتاویٰ حضرت مسیح موعودؑ صفحہ ۳۶)

نماز میں اگر مختلف خیالات پیدا ہوں تو کیا کیا جائے؟

"خیالات پیدا ہوں تو ان کا مقابلہ کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ تم جب نماز کیلئے کھڑے ہو تو یہ سمجھو کہ تم اپنا فرض ادا کر رہے ہو۔ اگر تمہیں خشوع و خضوع نصیب ہو جائے تو یہ خدا تعالیٰ کا ایک انعام ہو گا اور اگر خشوع و خضوع نصیب نہیں ہوتا اور تم بار بار کوشش کرتے ہو کہ تمہارے دل میں خیالات پیدا نہ ہوں تو پھر بھی تم ثواب کے مستحق ہو۔ کیونکہ تمہاری شیطان سے لڑائی ہو رہی ہے اور جو شخص لڑائی کر رہا ہو وہ گنہگار نہیں ہوتا۔

جو شخص اپنے خیالات میں لذّت محسوس کرے اور کہے کہ اگر خیالات پیدا ہوتے ہیں تو بے شک پیدا ہوں وہ ضرور گنہگار ہے لیکن جو شخص ان خیالات کا مقابلہ کرتا ہے وہ خدا کا سپاہی ہے اور ثواب کا مستحق ہے"۔

(الفضل ۹ جون ۱۹۴۴ء)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان : :

اسلام میں ارتداد کی سزا کی حقیقت

خطاب سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفة المسیح الرابع ایده الله تعالیٰ بنصره العزیز
برموقع جلسه سالانه یو کے، ۱۹۸۶ء

ساتویں قسط

قتل مرتد کی تردید کرنے والی احادیث

اب میں قتل مرتد کی تردید کرنے والی کھلی کھلی احادیث میں سے بعض آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ سنئے یہ واضح حدیث جو قتل مرتد کے عقیدے کے بخیے ادھیڑ رہی ہے:

پہلی حدیث:

آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک بدو حاضر ہوا اور آنحضور ﷺ کی بیعت کی اس کے بعد اسے مدینہ میں بخار ہو گیا۔ وہ بدو بے چارہ وہمی تھا وہ سمجھا کہ اسلام قبول کرنے کی سزا ملی ہے۔ میں تو مارا گیا اسلام قبول کر کے۔ بیچارہ بڑا سادہ آدمی تھا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہؐ میرا اسلام واپس کر دیں۔ میں باز آیا اس بیعت سے جس کے نتیجے میں مجھے تکلیف پہنچے۔ رسول اللہ ﷺ جانتے تھے کہ یہ سادہ آدمی ہے اس لئے آپؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ دیکھو اگر تم ارتداد اختیار کرو گے تو قتل کر ڈالوں گا۔ نہیں! بلکہ آپ نے واضح انکار کر دیا کہ میں تمہاری بیعت واپس نہیں کرتا۔ پھر دوبارہ آیا۔ بخار ابھی چڑھا ہوا تھا اور کہا: میں بیعت فسخ کرنے کی درخواست کرتا ہوں مجھے معاف کر دیں (وہ سمجھتا تھا کہ جب تک رسول اللہؐ اعلان نہ کریں کہ میں نے تمہارا اسلام واپس کر دیا میرا بخار نہیں اترے گا) رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا: نہیں۔ میں نے تمہاری بیعت واپس نہیں کرنی۔ اس پر اس نے تیسری بار آ کر عرض کی کہ میری بیعت مجھے واپس کر دیں۔ آپؐ نے فرمایا: نہیں میں نے نہیں کرنی۔ چنانچہ بدو ناراض ہو کر مدینہ سے چلا گیا۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا "مدینے کی مثال تو بھٹی کی طرح ہے جو میل کو باہر نکال دیتی ہے۔ یعنی غلط آدمی تھا اس لئے باوجود میری کوشش کے اسلام میں نہیں ٹھہر سکا۔ مدینے کی پاکیزگی اور اس کے اچھے ماحول نے اس گند کو باہر پھینک دیا جس طرح بھٹی میل کو نکال دیتی ہے۔

(بخاری کتاب الحج باب المدينة تنفی الخبث)

گویا ثابت ہوا کہ رسول کریم ﷺ کے نزدیک وہ مرتد تھا۔ خود کہہ رہا تھا کہ میرا اسلام واپس کر دیں۔ تین دفعہ ایسا کہا اور جب نکل گیا تو آپ نے فرمایا وہ گندا آدمی تھا۔ اگر اس کے دل میں کوئی بھی صفائی یا نیکی ہوتی تو مدینہ اس کو قبول کر لیتا۔ مگر آپ نے اس کے قتل کا حکم نہیں دیا۔ کیسے ممکن ہے کہ نعوذ باللہ حضرت عمرؓ کو تو علم ہو، حضرت علیؓ کو تو علم ہو، حضرت ابو بکرؓ کو تو علم ہو لیکن اگر علم نہ ہو تو رسول اللہؐ ہی کو نہ ہو کہ ارتداد کے جرم کی سزا کیا ہے؟!!

دوسری حدیث:

آنحضرت ﷺ نے صلح حدیبیہ کے موقعہ پر کفار کے ساتھ جو شرائط منظور فرمائیں ان میں سے ایک یہ تھی کہ اگر کوئی مسلمان مرتد ہو کر کفار مکہ کے پاس چلا جائے گا تو کفار اسے واپس نہیں کریں گے۔

(عبدالملك بن هشام، السيرة النبويه ، القاهره - مكتبه الكليات الازهريه ۱۹۷۱ء۔ جلد دوم، جز، الثالث صفحه ۲۰۳)

اگر اسلام میں یہ واضح اور قطعی سزا موجود تھی کہ جو ارتداد کرے گا اسے قتل کیا جائے گا تو دین میں آنحضرت ﷺ ہرگز نرمی نہ فرماتے۔

تیسری حدیث:

پھر وہ روایت ہے جو میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ حضرت عثمانؓ کے پاس چھپ کر ایک مرتد نے پناہ مانگی تھی اور اسے رسول اللہ ﷺ نے معاف فرما دیا تھا۔

(سنن ابی دائود، كتاب الحدود، باب الحكم فيمن ارتد)

یہ واقعہ بھی اس بات کی قطعی دلیل ہے کہ قتل مرتد کا کوئی تصور آنحضرت ﷺ کے ذہن میں موجود نہ تھا۔

چوتھی حدیث:

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ابو موسیٰؓ نے مجھے ایک فتح کی خوشخبری پہنچانے کے لئے حضرت عمرؓ کی طرف بھیجا۔ واقعہ یہ تھا کہ بکر بن وائل قبیلہ کے ۶ افراد اسلام سے مرتد ہو کر مشرکین کے جتھے سے جا ملے تھے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا: ان لوگوں کا کیا بنا؟ میں نے عرض کی، یا امیر المومنین، ان لوگوں نے اسلام سے ارتداد اختیار کیا تھا اور مشرکوں سے جا ملے تھے۔ قتل کے سوا اور کیا ان کے ساتھ کیا جانا تھا؟ اس پر عمرؓ فرمانے لگے: اگر میں انہیں قتل کئے بغیر صلح سے پکڑتا تو یہ بات مجھے دنیا میں موجود سب سونے اور چاندی کے مل جانے سے زیادہ پسندیدہ تھی۔ میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین، اگر آپ ان لوگوں کو پکڑ لیتے تو آپ ان سے کیا سلوک فرماتے؟ آپ نے فرمایا: میں ان سے کہتا کہ جس دروازے سے نکلے ہو اسی میں واپس آ جاؤ۔ اگر وہ ایسا کرتے تو میں انہیں کچھ نہ کہتا اور اگر وہ نہ مانتے تو انہیں قید میں ڈال دیتا۔ (کنز العمال)

اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ خلیفہ راشد حضرت عمرؓ بھی نظریہ قتل مرتد کے مخالف تھے۔

نظریہ قتل مرتد اور علماء سلف

قتل مرتد کے قائلین جب زمانہ نبوی اور زمانہ خلافت راشدہ میں کوئی مضبوط ٹھوس دلیل نہیں پاتے (کوشش تو بہت کرتے ہیں) تو پھر اجماع کی باتیں شروع کر دیتے ہیں اور اسلام کے وسطی زمانہ (جبکہ تاریکی پھیل چکی تھی) کے علماء کی باتوں سے استنباط کرتے ہوئے یہ اعلان کرتے ہیں کہ اجماع ہو چکا ہے اس مسئلے پر، اس لئے اجماع کے مقابل پر کسی کی بات قبول نہیں کی جائے گی۔

دعویٰ اجماع جھوٹ ہے

دلیل اول:

اس اجماع کے خلاف ایک دلیل تو میں پہلے دے چکا ہوں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مرتدین گرفتار ہوئے ہیں اور ان کو قتل نہیں کیا گیا

(تاريخ الطبری ، جز، الثالث .حوادث ۱۱ ہجری۔ صفحه ۲۵۹ تا ۲٦۳۔ نیز تاريخ ابن خلدون جلد دوم القسم الرابع صفحه ۸٦٤ ، ۸٦٥)۔

اس لئے اس زمانہ کا اجماع تو قتل مرتد کے عقیدہ کے خلاف تھا۔ اگر قتل مرتد کے عقیدہ کا اجماع ہوتا تو کیسے ممکن تھا کہ حضرت ابو بکرؓ مرتدین کو قتل نہ کرواتے۔ کسی ایک صحابی نے بھی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پر یہ اعتراض نہیں کیا کہ قرآن کا حکم ہے کہ مرتد کو قتل کیا جائے اور یہ حد ہے جس کو جاری کرنا آپ پر فرض ہے۔ آپ کو اجازت ہی نہیں کہ ان لوگوں کو قتل کے سوا کوئی اور سزا دیں۔ آپ کو کس طرح یہ حق مل گیا کہ ان کو غلام بنا لیں؟۔

تو یہ تقریری اجماع ہے صحابہؓ کا۔ ایک مخالف آواز کا بھی نہ اٹھنا ثابت کرتا ہے کہ اگر اجماع ہے تو اس بات کے حق میں ہے کہ مرتد کی سزا اسلام قتل قرار نہیں دیتا۔

دلیل دوم:

سنن دار قطنی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک روایت یوں مروی ہے کہ

" عن ابن عباس قال: المرتدة عن الاسلام تحبس ولا تقتل"

(سنن دارقطنی كتاب الحدود والديات)

یعنی آپؐ کے نزدیک مرتدہ کو قتل نہیں کیا جائے گا، قید کیا جائے گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے عورت کو میدان جنگ میں بھی قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔ سو یہ دونوں روایات مخالفت کر رہی ہیں مودودی صاحب کے اس نظریہ کی کہ مرتدہ قتل ہو گی اور اس بات کی بھی کہ قتل مرتد کے نظریہ پر امت کا اجماع ہے۔

دلیل سوم:

علامہ المرغینانی (وفات ۵۹۳ ہجری) فرماتے ہیں:

" ...... و لنا ان النبی عليه الصلوة والسلام نهى عن قتل النساء ، ولان الأصل تأخير الأجزية الى دار الآخرة. اذ تعجيلها يخل بمعنى الابتلاء. و انما عدل عنه دفعاً لشر ناجز و هو الحراب، و لا يتوجه ذالك من النساء لعدم صلاحية البنية بخلاف الرجال"

(على بن ابوبكرؒ المرغينانی، الهداية شرح بداية المبتدی. الطبعة الاخيرة القاهرة. شركة مصطفى البابی الحلبی و اولاده. ۱۹٦۵ء، الجز، الثانی ، كتاب السير . باب : احكام المرتدين صفحه ۷۲)

یعنی مرتدہ عورت کو قتل نہ کرنے کی دو وجوہ ہیں۔ ایک یہ کہ حضور اکرم ﷺ نے عورتوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے (ویسے ضمناً میں بتا دوں کہ اس کی اطلاع پاکستانی علماء کو نہیں پہنچی، کیونکہ وہاں احمدی عورتوں کو بھی قتل کیا جا رہا ہے)۔ دوسرے یہ کہ سزا کا اصل یہ ہے کہ اس کو آخرت پر چھوڑ دیا جائے کیونکہ اس دنیا میں جلدی سے سزا دے دینا آزمائش کرنے کے اصول میں خلل اندازی ہے اور اس قاعدہ سے جو عدول کیا گیا ہے تو وہ صرف پیدا ہونے والے شر کو روکنے کی غرض سے ہے اور وہ شر، حراب یعنی جنگ ہے اور چونکہ عورتوں میں مردوں کے برعکس اپنی خلقت کی وجہ سے جنگ کی قابلیت نہیں ہوتی اس لئے ان کو قتل کیا ہی نہیں جاتا۔

کیسا اعلیٰ پائے کا استدلال ہے؟ حیرت انگیز، فرماتے ہیں کہ عورتوں کے متعلق جو ہم کہتے ہیں کہ ان کو قتل نہیں کیا جائے گا اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر مرتد کے قتل کا حکم ہی نہیں ہے۔ صرف اس مرتد کے قتل کا حکم ہے جو حربی حیثیت رکھتا ہو اور جس کے متعلق واضح احتمال موجود ہو کہ اگر اسے چھوڑ دو گے تو جا کے دشمن اسلام کے لشکر کے ساتھ شامل ہو کر تم پر حملہ آور ہو گا۔ چونکہ عورتیں فطرۃً اس قسم کی لڑائی میں شامل ہی نہیں ہوتیں اس لئے کسی کا حق نہیں کہ محض ارتداد کے جرم میں انہیں قتل کر دے۔ یہ واضح کھلا فتویٰ موجود ہے اور ابھی یہ کہہ رہے ہیں کہ اس بات پر امت کا اجماع ہو گیا ہے۔

دلیل چہارم:

اسی طرح بہت بڑے فقیہہ "فتح القدیر" کے مصنف امام ابن الھمام (متوفی ٦۸۱ ہجری)، فرماتے ہیں:

" يجب فی القتل بالردة أن يكون لدفع شر حرابه لا جزاء على فعل الكفر . لأن جزآءه أعظم من ذالك عندالله تعالى. فيختص بمن يتاتی منه الحراب ، وهو الرجل ، ولهذا نهى النبی ﷺ عن قتل النساء ولهذا قلنا: لو كانت المرتدة ذات رأی و تبع تقتل ، لا لردتها ، بل لأنها حينئذ تسعى فی الارض بالفساد".

(محمد بن عبدالواحد المعروف بابن الهمام. شرح فتح القدير على الهداية. طبع اول القاهره. شركة البابی الحلبی. ۱۹۷۰ء. الجز، السادس. كتاب السير باب احكام المرتدين. صفحه ۷۲)

یعنی مرتد کو صرف اس صورت میں قتل کیا جانا چاہئے جب اس کی طرف سے جنگ کے خطرے کو ٹالنا مقصود ہو نہ کہ محض کفر اختیار کرنے کی بناء پر، کیونکہ کفر اختیار کرنے کی سزا خدا کے نزدیک اس سے بہت بڑھ کر ہے۔ لہٰذا صرف ایسے مرتد کو قتل کیا جائے گا جو محارب ہو جو عموماً مرد ہوتا ہے نہ کہ عورت۔ اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے بھی عورتوں کے قتل سے منع فرمایا ہے اس بنا پر ہمارے نزدیک اگر مرتدہ عورت اثر و رسوخ اور جتھہ رکھنے والی ہو تو وہ قتل ہو گی۔ اور اپنے ارتداد کی وجہ سے نہیں بلکہ زمین میں فساد پھیلانے کی وجہ سے۔

دلیل پنجم:

اسی طرح امام البابرتی (متوفی ۷۸٦ ہجری) فرماتے ہیں: "قتل صرف جنگ کرنے کی بناء پر کیا جائے گا۔

کیونکہ محض کفر کرنے پر کسی کو قتل کرنا جائز نہیں۔ اسی وجہ سے اندھے، اور گھر میں پڑے ہوئے اور پیر فرتوت کو قتل نہیں کیا جاتا"۔ (گزشتہ حوالہ صفحہ ۷۴)

دلیل ششم:

نیز علامہ السرخسی جو پانچویں صدی ہجری کے علماء میں سے ہیں لکھتے ہیں :

"کفر کرنا اگرچہ بہت بڑا جرم ہے مگر یہ بندے اور خدا کا معاملہ ہے۔ اس لئے اس کی سزا آخرت کو ملے گی۔ دنیا میں جو سزائیں دی جاتی ہیں وہ بندوں کے مصالح کی حفاظت کے لئے جاری کی گئی ہیں جیسے جانوں کی حفاظت کے لئے قصاص کی سزا، نسب کی حفاظت کے لئے حد زنا، لوگوں کے اموال کی حفاظت کے لئے حد سرقہ، عزت و ناموس کی حفاظت کے لئے حد قذف اور عقل کی حفاظت کے لئے حد خمر ہے۔ چونکہ کفر پر اصرار کرنے والا مسلمانوں کا محارب ہوتا ہے اس لئے اس کی طرف سے جنگ کے شر سے بچاؤ کے لئے اسے قتل کیا جاتا ہے۔ جنگ اور محاربت کے شر سے بچاؤ کی فوری علت کو بعض جگہ خدا نے واضح بیان کیا ہے۔ جیسے فرمایا: " فان قاتلو کم فاقتلوھم" اور بعض جگہوں پر اس تک لے جانے والے سبب، شرک کا ذکر فرمایا ہے۔ پس جب ایک طرف یہ ثابت ہو گیا کہ قتل کرنے کی وجہ، جنگ اور محاربت ہے اور دوسری طرف یہ معلوم ہے کہ عورت کی خلقت جنگ کے قابل نہیں اس لئے وہ نہ کافرہ ہونے کی وجہ سے قتل ہوتی ہے نہ ارتداد اختیار کرنے پر"۔

(شمس الدین السرخسی، کتاب المبسوط طبع دوم، بیروت ، دارالمعرفۃ للطباعۃ والنشر جزء دھم صفحہ ۱۱۰)

یہ کہتے ہیں اجماع ہو گیا ہے۔ اجماع کی باتیں کہاں سے کر رہے ہیں اور یاد رہے کہ یہ درمیانی زمانہ اسلام کے علماء میں سے ہیں۔

دلیل ہفتم:

اسی طرح حضرت امام ابو حنیفہؒ کے استاد حضرت حماد کے استاد حضرت ابراہیم النخعی جو علماء حدیث اور فقہ میں ایک غیر معمولی مقام رکھتے ہیں، ان کے متعلق لکھا ہے کہ :

"وہ مرتد کو موت تک یعنی غیر محدود مدت تک مہلت دینے کے قائل تھے"۔

(امام محمد بن علی بن محمد الشوکانی، نیل الاوطار۔ الطبعۃ الأخیرۃ القاہرہ شرکۃ مصطفی البابی الحلبی۔ جزء ہفتم۔ ابواب احکام الردۃ والاسلام۔ باب قتل المرتد۔ صفحہ ۲۲۱)

اتنا بڑا چوٹی کا عالم، جو علماء حدیث اور فقہ میں ایک غیر معمولی مقام رکھتا ہے اس کا اختلاف انکو نظر ہی نہیں آرہا اور کہتے ہیں : اتفاق ہو گیا ہے۔ چونکہ اس مسئلہ پر کامل اتفاق ہو گیا ہے اس لئے یہ اسلام کا ایک مسلمہ مسئلہ بن گیا ہے۔

عصر حاضر کے علماء کی آراء

اس زمانہ کے علماء نے بھی کبھی اس نظریہ پر اتفاق نہیں کیا۔ سابقہ تو کبھی ہوا ہی نہیں۔ اب بھی اجماع نہیں ہوا۔ مثلاً :

(۱) امام محمود شلتوت سابق شیخ الازھر فرماتے ہیں :

"اس جرم کے بارہ میں جو کچھ قرآن کریم میں آیا ہے وہ درج ذیل آیت کریمہ ہے :

﴿ومن یرتدد منکم عن دینہ فیمت وھو کافر فاولئک حبطت اعمالھم فی الدنیا والآخرۃ و اولئک اصحاب النار ھم فیھا خالدون﴾

اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ اس آیت میں صرف یہ ذکر ہے کہ ایسے مرتدین کے اعمال ضائع ہو جائیں گے اور آخرت میں آگ میں رہتے چلے جانے کی سزا پائیں گے۔

جہاں تک اس جرم کی دنیوی سزا کا تعلق ہے تو اس کے ثبوت میں فقہاء درج ذیل حدیث پیش کرتے ہیں جو ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"من بدل دینہ فاقتلوہ"

علماء نے اس حدیث پر مختلف زاویوں سے بحث کی ہے...... اس مسئلہ کے بارہ میں نقطہ نظر اس وقت بدل جاتا ہے جب یہ بات سامنے رکھی جائے کہ بہت سے علماء کی رائے میں حدود کہلانے والی سزاؤں کی بنیاد حدیث آحاد کو نہیں بنایا جا سکتا اور یہ کہ صرف کفر کی وجہ سے کسی کا خون بہانا جائز نہیں بلکہ صرف اس صورت میں کسی کا خون بہانا جائز ہو گا جب کوئی مسلمانوں سے جنگ کرے اور ان پر حملہ کرے اور بزور شمشیر ان کو ان کے دین سے روکے اور یہ کہ قرآن کریم کی اکثر آیات واضح طور پر دینی امور میں کسی پر زبردستی کرنے کی مخالفت کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے " لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی " نیز فرمایا " افانت تکرہ الناس حتی یکونوا مؤمنین"

(الاسلام...... عقیدہ و شریعۃ، طبعۃ دارالعلم بالقاہرۃ صفحہ ۲۹۲، ۲۹۳)

(۲) نیز استاذ محمد محمود زغلف ، ڈاکٹر علاؤالدین زیدان، عبدالمنعم۔ یحیی الکامل اور یحیی کامل احمد صاحبان کی رائے ہے کہ : "اس مزعومہ حد کی کوئی دلیل نہیں بلکہ اس کے برعکس متعدد آیات قرآنیہ اس قسم کے مزاعم کو قطعاً باطل قرار دیتی اور انسان کو کفر یا ایمان کے اختیار کرنے میں آزادی دیتی ہیں چاہے وہ اسلام میں داخل ہو جائے اور چاہے تو اسے چھوڑ کر علیحدہ ہو جائے۔ نیز بتاتی ہیں کہ ہر انسان کے ایمان لانے یا حق سے اعراض کرنے کا حساب خود اللہ تعالیٰ آخرکار لے گا کیونکہ وہی اپنے بندوں کے سینوں کے پوشیدہ رازوں اور دلو ں کے حالات سے پوری طرح باخبر ہے"۔

"...... جو لوگ حضرت ابو بکر الصدیقؓ کی مرتدین کے خلاف حروب میں قتل مرتد کا جواز نکالتے ہیں انہیں جاننا چاہئے کہ اگر ہم ان حروب کے مختلف تاریخی پہلوؤں پر غور کریں تو پتہ چلے گا کہ وہ لوگ صرف مرتد نہ تھے بلکہ انہوں نے اسلامی معاشرہ کے اندر فتنہ کھڑا کر رکھا تھا اور ملک کے امن و امان کو برباد کر دیا تھا حتی کہ انہوں نے مدینہ کا محاصرہ بھی کر لیا تھا۔ جس پر مجبور ہو کر ابو بکر ان کے مقابلہ پر نکلے اور انہیں محاصرے سے نکالا۔ اس سے ثابت ہوا کہ بات صرف اتنی سی نہ تھی کہ چند افراد مرتد ہو گئے تھے اور ان سے ان کے ارتداد کی وجہ سے جنگ کی گئی بلکہ ابو بکرؓ نے ان مرتدین کے خلاف اس لئے جنگ کی کہ تا آپ ان کی اسلامی حکومت پر یلغار کو روکیں اور اس میں فتنہ پردازی سے انہیں باز رکھیں تا کہ وہ اسلامی حکومت کے امن اور سلامتی کے لئے خطرہ نہ بنیں۔ آپ نے یہ قدم درج ذیل ارشاد الٰہی کی روشنی میں اٹھایا تھا۔ " و قاتلوا الذین یقاتلونکم و لا تعتدوا ان اللہ لایحب المعتدین" (البقرہ ۱۹۰)۔

اسی طرح کتب تاریخ میں مذکور ثعلبہ کا قصہ بھی حد ردہ کے بطلان پر بین ثبوت ہے اور اس بات کی تردید کرتا ہے کہ ابو بکرؓ نے مرتدین سے صرف اس بناء پر جنگ کی تھی کہ وہ زکوٰۃ دینے سے انکاری ہو گئے تھے۔ کیونکہ ثعلبہ نے تو رسول اللہ ﷺ کو زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تھا اور آپ کے عامل کے ساتھ بڑی بے باکی اور بدزبانی کا مظاہرہ کیا تھا، مگر پھر بھی آپؐ نے نہ اس کے قتل کا ارشاد فرمایا اور نہ ہی اس سے زبردستی زکوٰۃ وصول کرنے کا۔ بلکہ بعد میں خود ثعلبہ نادم ہو کر جب زکوٰۃ دینے آیا تو آپؐ نے لینے سے انکار فرما دیا۔ اسی طرح آپ کے بعد ابو بکر و عمر و عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنے اپنے زمانہ خلافت میں کبھی اس سے زکوٰۃ قبول نہ کی۔

اس سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ نہ تو رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں اور نہ ہی عہد صدیقی میں کوئی ایسا جبری ٹیکس سمجھی جاتی تھی جو قوت سے وصول کیا جاتا ہو، اور جو زکوٰۃ دینے سے انکاری ہوتا اس کے خلاف چڑھائی کی جاتی تھی۔ نہیں، بلکہ مسلمان اپنے کامل ارادے سے اپنے مولا کی فرمانبرداری کرتے ہوئے ، اپنے نفسوں کو پاک کرنے کی خاطر زکوٰۃ ادا کرتا تھا۔

اور ظاہر ہے کہ حضرت ابو بکرؓ، رسول اکرم ﷺ کے نقش قدم پر چلنے والے اور سب امور میں آپ کے اسوہ حسنہ پر کاربند تھے۔ ایسی صورت میں آپ کے لئے یہ ناممکن ہے کہ آپؓ تلوار کے زور سے کسی کو دین اسلام کی طرف لوٹنے پر مجبور کرتے۔ پس ہم خدا سے ڈرتے ہیں کہ ابو بکرؓ کی طرف وہ بات منسوب کریں جو رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مخالف ہے۔

حقیقت یہی ہے کہ آپ نے ان مرتدین سے صرف اور صرف اس لئے جنگ کی تھی کہ تا آپ نئے نئے پروان چڑھنے والے اسلامی معاشرہ کو ان لوگوں کے فتنہ اور یورش سے بچاویں۔

ان حقائق کی روشنی میں وہ سارے فاسد خیالات جھوٹے ثابت ہو جاتے ہیں جو مستشرقین اور دشمنان اسلام نے "مرتدین کے ساتھ ابو بکر کی جنگیں" کے نام سے مشہور کئے ہوئے ہیں"۔

(حقیقۃ الحکم بما انزل اللہ۔ طبع اول ۔ دارنہر النیل ، القاہرہ صفحہ ۱۲۶ تا ۱۳۲)

(۳) اسی طرح درج ذیل علماء کرام نے بھی اس بودے نظریہ کو بڑی شدت کے ساتھ رد کیا ہے۔

☆ مولوی غلام احمد پرویز۔

(نقطہ پرکار حیات ،یعنی جہاد کا صحیح مفہوم قرآن کریم کی روشنی میں۔ ادارہ طلوع اسلام اشرف پریس لاہور۔ جولائی ۱۹۶۸ء صفحہ ۳۰، ۳۱)

☆ مولوی ابوالکلام آزاد۔

(تفسیر ترجمان القرآن ۔ زمزم کمپنی لمیٹڈ لاہور جلد اول)

☆ مولانا نواب اعظم یار جنگ چراغ علی۔

(اعظم الکلام فی ارتقاء الاسلام۔ طبع اول ، حیدرآباد دکن۔ ۱۹۱۰ء جز اول)

☆ مولانا محمد علی جوہر رئیس احرار۔

(سیرت محمد علی ، بقلم رئیس احمد جعفری۔ طبع اول کتاب منزل ، لاہور)

☆ مولوی ثناء اللہ امرتسری۔

(اسلام اور عیسائیت، ثنائی برقی پریس ، ہال بازار روڈ امرتسر ۱۹۴۱ء)

☆ جناب رحمت اللہ طارق۔

(قتل مرتد کی شرعی حیثیت، ادارہ ادبیات اسلامیہ ، ملتان ، طبع ثالث ۱۹۸۷ء)

☆ چیف جسٹس ایس اے رحمان۔

(Punishment of Apostasy in Islam، ادارہ ثقافت اسلامیہ پاکستان)

☆ جسٹس ایم آر کیانی، اور جسٹس محمد منیر۔

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت برائے تحقیقات فسادات پنجاب ۱۹۵۳ء)

(باقی اگلے شمارہ میں انشاء اللہ)

منظوری قائدین علاقائی مجلس خدام الاحمدیہ

برائے سال ۹۸-۱۹۹۷ء

سال ۹۸-۱۹۹۷ء کیلئے درج ذیل قائدین علاقائی کی منظوری دی جاتی ہے۔ جملہ مجالس متعلقہ مطلع رہیں اور اپنے اپنے صوبہ کے قائد علاقائی کے ساتھ بھرپور تعاون کریں۔

۱۔ مجلس خدام الاحمدیہ صوبہ کیرالہ : مکرم پی ایم سلیم صاحب۔ ترور

۲۔ مجلس خدام الاحمدیہ صوبہ تامل ناڈو : شیراز احمد صاحب مدراس

۳۔ مجلس خدام الاحمدیہ صوبہ بنگال و آسام : عبدالحمید کریم صاحب کلکتہ

۴۔ مجلس خدام الاحمدیہ صوبہ آندھرا : مبارک حسن صاحب حیدر آباد

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

واقفین نو قادیان کا تیسرا سالانہ اجتماع

۱۹ تا ۲۵ ر ستمبر قادیان میں نہایت شاندار طریق پر ہفتہ وقف نو منایا گیا۔ جس میں واقفین نو بچوں کے مقابلہ جات کروائے گئے۔ ایک دن اجتماعی کلو جمیعا کا اہتمام کیا گا ی۔

یکم اکتوبر کو بعد نماز مغرب و عشاء تعلیم الاسلام ہائی اسکول کے صحن میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت قادیان کی زیر صدارت شاندار طریق پر واقفین نو کے سالانہ اجتماع کی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں مہمان خصوصی مکرم وحید الدین صاحب شمس نیشنل سیکرٹری وقف نو بھارت نے خطاب کیا۔ محترم امیر صاحب نے پوزیشن لینے والے بچوں میں انعامات تقسیم کئے۔ (سیکرٹری وقف نو قادیان)

روایتی زیورات
جدید فیشن کے ساتھ

شریف جیولرز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔ ☎ 649-04524

خطبہ جمعہ

روحانی انقلاب پیدا کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ بندے کے اندر ایک روحانی انقلاب چاہتا ہے

زمین پر بھی ایک معجزہ رونما ہونے والا ہے اور وہ احمدیت کے غلبے کا معجزہ ہے۔اس غلبے کے معجزے میں آپ شامل ہوں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۹؍ ستمبر ۱۹۹۷ء بمطابق ۱۹؍ تبوک ۱۳۷۶ ہجری شمسی بمقام وینکوور (کینیڈا)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

الحمد للہ کہ مجھے خدا تعالیٰ نے یہ توفیق بخشی کہ آج میں آپ کے درمیان اس خطبے کے لئے کھڑا ہوں۔اس سفر کا آغاز لطف الرحمان صاحب کی اس تجویز سے تھا کہ اگر میں وقت نکال سکوں تو الاسکا کا سفر اس سال کے لئے ایک اچھی تفریح ہوگی۔کیونکہ مجھے سیر و سیاحت کا شوق بھی ہے اور پہلے ناروے میں جو سب شمال میں واقع ان کی نوک نکلی ہوئی ہے وہاں تک پہنچ کر وہاں بھی نماز جمعہ ادا کرنے کی توفیق ملی تھی تو اس خیال سے کہ یہاں بھی الاسکا میں جو سب سے زیادہ آخری شمالی حصہ ہے جمعہ وہیں آئے گا اور ہمیں خدا تعالیٰ کے فضل سے وہاں بھی ایک جمعہ پڑھنے کی توفیق ملے گی، میں نے بہت خوشی سے اس تجویز کو منظور کر لیا۔ خیال تھا کہ میں سب بچوں کو ساتھ لے کر سفر کروں مگر کچھ بچوں کو بعض ویزے کی دقتوں کی وجہ سے پیچھے رہنا پڑا مگر امید ہے انشاء اللہ جو بچے میرے ساتھ ہیں ان کے ساتھ بھی کافی خوشگوار سفر گزرے گا۔

یہاں جو آج کا جمعہ ہے اس میں میں کچھ تاخیر سے پہنچا ہوں یعنی دس منٹ کے لگ بھگ تاخیر سے پہنچا ہوں۔ یہ تاخیر اندازے کی غلطی نہیں بلکہ اندازے کی بے یقینی ہونے کی وجہ سے ہے کیونکہ اندازہ امیر صاحب کا درست تھا کہ بیس منٹ کا رستہ ہے مگر آج رستے میں کچھ ایسی روکیں تھیں جن کی وجہ سے نسبتاً لمبا سفر اختیار کرنا پڑا اور یہ دس منٹ زائد اس کی وجہ سے لگے ہیں۔اس لئے میں معذرت خواہ ہوں اس تاخیر کی وجہ سے۔اب میں اصل مضمون کی طرف آتا ہوں۔

آج سب سے پہلے سب سے بڑی خوشخبری گیمبیا سے آئی ہے۔ آج صبح جمعہ سے پہلے گیمبیا کے امیر صاحب نے ایک فیکس بھیجی ہے جو اس مباہلے کو بالآخر اختتام تک پہنچاتی ہے اور اس کے بعد اب جماعتوں کو کسی قسم کے تردد کی، فکر کی یا حکومت گیمبیا پہ تنقید کی ضرورت نہیں اب یہ تنقید بداخلاقی ہوگی۔ کل رات کو عزت مآب صدر گیمبیا نے پوری کیبنٹ کا اجلاس بلایا اور وہاں جماعت کا معاملہ رکھا۔ تمام کیبنٹ نے جس میں وزیر مذہبی امور و داخلہ بوجنگ صاحب بھی شامل ہیں انہوں نے متفقہ طور پر کچھ فیصلے کئے ہیں۔ اول یہ فیصلہ کہ آئندہ سے گیمبیا میں جماعت احمدیہ کے خلاف کسی شخص کو خواہ وہ نمائندہ حکومت کا ہو یا اپنی ذات میں کچھ کہنے والا ہو ریڈیو، ٹیلی ویژن کے علاوہ بھی جماعت کے خلاف کسی قسم کی بے ہودہ سرائی کی اجازت نہیں ہوگی اور جماعت کی عزت اور احترام کا ہر گیمبیا کے فرد بشر کو خیال رکھنا ہوگا۔

دوسرا فیصلہ یہ ہے کہ حکومت یہ عہد کرتی ہے کہ جماعت احمدیہ کے مقاصد کو آگے بڑھانے کے لئے جماعت احمدیہ جو بھی کوششیں کرے گی اس میں حکومت ان کی پوری طرح معین اور مددگار ہوگی۔ تیسرا فیصلہ یہ کیا گیا ہے کہ تمام ڈاکٹرز، تمام سٹاف جو اس ملک کو چھوڑ گئے تھے ان کو قانونی طور پر دوبارہ اس ملک میں پوری شان کے ساتھ داخل ہونے کی اجازت ہے وہ جو چاہیں، جس طرح چاہیں کام کریں۔اور جماعت کی ان خدمتوں کو جو جماعت بڑی دیر سے کر رہی ہے گیمبیا کی حکومت عزت کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور آج کے بعد یہ سلسلہ اختلافات کا کلیۃً بند کیا جاتا ہے۔اسی قسم کے بعض اور امور ان کے کیبنٹ کے فیصلے میں داخل تھے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس مباہلے کی عظیم الشان کامیابی پر دلالت کرتے ہیں۔

اور امر واقعہ یہ ہے کہ جب کوئی شخص یا کچھ لوگ اپنے نامناسب رویے میں خدا کے خوف سے تبدیلی پیدا کریں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس طرح فرمایا باوجود الٰہی خبروں کے کہ ان کے خلاف خدا کی تقدیر کام کرے گی، ایسے لوگ جو توبہ کرتے ہیں اور اپنے حالات کو بدلتے ہیں اللہ ان سے نرمی کا سلوک فرماتا ہے۔پس اس بناء پر میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ تمام دنیا کی جماعتوں کو اب اس بات کو مد نظر رکھنا چاہئے کہ انہوں نے شرافت کا سلوک کیا ہے۔ ہماری شرافت کا تقاضا یہ ہے کہ حسب سابق گیمبیا کی ہر ممکن مدد کریں۔دنیا کے ہر ملک سے جہاں تک گیمبیا کے عوام کی خدمت کا تعلق ہے جو بھی مدد ممکن ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کو جاری رکھیں۔انشاء اللہ تعالیٰ۔

دوسری بات میں کینیڈا سے متعلق کہنا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ کینیڈا میں کچھ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے دولت عطا فرمائی ہے جن کا مزاج پہلے ہی سے خدمت دین کی طرف مائل تھا اور یہ جو سلسلہ ہے یہ سب دنیا میں جاری ہو چکا ہے اس کا صرف کینیڈا سے تعلق نہیں۔امر واقعہ یہ ہے کہ کثرت کے ساتھ احمدیوں کو جو سب دنیا میں پھیلے پڑے ہیں اچانک ایسے مواقع مل رہے ہیں کہ وہ بڑی بڑی مالی کمپنیاں بنا رہے ہیں، بڑے بڑے ایسے مواقع ان کو نصیب ہیں کہ وہ لاکھوں سے کروڑوں میں داخل ہو گئے ہیں اور ان میں سے کسی کو سمجھ نہیں آرہی کہ یہ واقعہ کیا ہے۔میں آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں کہ اس واقعہ میں دو باتیں ہیں جو میں نے کچھ عرصے سے محسوس کرنی شروع کیں۔ کچھ ایسے لوگ تھے جن کے پاس دولتیں تھیں مگر جماعت سے ان کا اخلاص کا تعلق نہیں تھا۔ جو کام کرتے تھے اس میں کچھ دکھاوا پایا جاتا تھا۔اللہ تعالیٰ نے ان کو جیسے مکھن سے بال نکال کے پھینک دیا جاتا ہے اس طرح نکال کے باہر پھینک دیا اور جماعت کو اس کے نتیجے میں جو نقصان پہنچ سکتا تھا کوڑی کا بھی نقصان نہیں پہنچا بلکہ اس کے برعکس غیر معمولی طور پر خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کی مالی تائید فرمائی ہے۔یہ سلسلہ کچھ عرصے سے جاری ہے۔اور میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ مجھے کبھی بھی نئے کاموں کے لئے جماعت کو غیر معمولی طور پر کوشش کر کے بیچ میں شامل کرنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ میں حسب توفیق اعلان کرتا ہوں اور بارش کی طرح اس ضرورت کے لئے روپیہ گرنا شروع ہو جاتا ہے اور کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی مجھے مالی فکر نہیں ہوئی حالانکہ جماعت نے اس عرصے میں بہت بڑے بڑے منصوبے بنائے ہیں، بہت بڑے بڑے منصوبوں پہ کام کر کے ان کو مکمل کیا ہے۔ خود یہ جگہ جہاں ہم آج بیٹھے ہوئے ہیں اس کا حاصل ہونا بھی ایک معجزہ ہے ورنہ ابتداء میں یہ جگہ ہمارے ہاتھ سے نکل گئی تھی کیونکہ ابتداء میں آٹھ لاکھ کی جماعت احمدیہ نے مجھ سے BID منظور کروائی تھی اور بجائے اس کے کہ مجھے لکھتے کہ کچھ زیادہ کر دیں اسی پہ مٹھی بند کر کے قائم بیٹھے رہے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ہماری BID سے بڑی بڈیں (BIDS) یعنی اور زیادہ پیشکشیں غیروں نے کیں۔اور صاف ظاہر تھا کہ اب یہ جگہ ہمارے ہاتھ سے نکل گئی۔مگر آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ تقدیر الٰہی کس طرح کام کرتی ہے۔ تقدیر الٰہی نے ایسا کام کیا کہ پہلی بولی میں کچھ قانونی سقم پیدا ہوئے اور اس وقت پیدا ہوئے جبکہ ہمیں معلوم ہو گیا تھا کہ سب نے کتنی کتنی بولی دینی ہے اور ان اسقام کے نتیجے میں مجبوراً ان کو پہلی تمام بولی کو منسوخ کرنا پڑا۔جب وہ منسوخ ہو گئی تو پھر اس کے بعد دوبارہ بولی مانگی گئی تو ہمیں پتہ تھا کہ کس نے کیا بولی دی ہے، سب کو پتہ لگ گیا تھا۔اس کے بعد بھی یہ لوگ اسی طرح اکڑ کے بیٹھے رہے کہ ہم نے بولی آگے نہیں بڑھانی۔اللہ تعالیٰ لطف الرحمٰن صاحب کو جزاء دے انہوں نے کہا یہ تم کیا حماقت کر رہے ہو، نظر آرہی ہے ساری بولی، بڑھاؤ میں ذمہ دار ہوں۔ آپ اجازت بھی مانگیں، ضرور مانگیں لیکن میں آپ کو بتاتا ہوں کہ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ ہم اس رقم کو پورا نہ کر سکیں۔اس لئے آپ آگے بڑھیں اور بولی دیدیں۔ چنانچہ آٹھ لاکھ کی بجائے نو لاکھ کی بولی دے دی گئی اور سب سے اونچی جو بولی تھی وہ

پندرہ ہزار ہم سے پیچھے رہی- تو اس طرح اللہ تعالیٰ نے یہ جگہ ہمیں دلوا دی جس کے حاصل کرنے کا بظاہر کوئی امکان نہیں تھا- مجھ سے رستے میں ہی لطف الرحمٰن صاحب نے اس خواہش کا بھی اظہار کیا ہے کہ ان کے ابا جان ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ تمہیں بھی خدا توفیق دے تو کوئی مسجد ساری کی ساری تم بنواؤ- تو انہوں نے کہا ہے کہ اب میں وعدہ ساری کی ساری کا تو ابھی نہیں کر سکتا، یا غالباً کیا ہو گا تو میرے کانوں نے سنا نہیں، مگر انہوں نے کہا ہے کہ میری دلی خواہش ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے تو یہ جو بعد کا کافی بڑا کام ہے، نو لاکھ ڈالر دینے کے بعد جب زمین ہمیں مل گئی تو بعد میں جو مسجد کی تعمیر کا بڑا کام ہے اس میں انہوں نے اپنی ذاتی زیادہ سے زیادہ شمولیت کی خواہش کا اظہار کیا ہے- اللہ تعالیٰ ان کو توفیق بخشے-

یہ جو مالی اضافے ہو رہے ہیں ان کے متعلق میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ کچھ دیر پہلے جبکہ جماعت کا بجٹ ابھی چند کروڑ نہیں تھا میں نے جماعت کو مطلع کیا تھا کہ میں جس طرح اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور فضلوں کو دیکھ رہا ہوں مجھے یقین ہے کہ اگلی صدی سے پہلے جماعت کا بجٹ کروڑوں کی بجائے اربوں میں ہو جائے گا- یہ اس وقت کہا تھا جب ابھی بیس پچیس کروڑ کے پھیر میں بات چل رہی تھی اور سارا ریکارڈ موجود ہے الفضل میں- چنانچہ خدا کے فضل سے خدا تعالیٰ کی تقدیر پر نظر رکھتے ہوئے، یہ جانتے ہوئے کہ جب بھی کوئی بڑا ابتلا آیا ہے اس کے بعد جو اَنفُس کی ترقی ہے اس کے ساتھ اموال میں بھی غیر معمولی ترقی ہوئی ہے- بعض ابتلاؤں کی میں نے نشاندہی کی، تاریخی طور پر آپ کو پڑھ کے سنائے کہ دیکھو جب پہلا ابتلا آیا تو جماعت کے چندے ہزاروں میں تھے- جب دوسرا بڑا ابتلا آیا تو لاکھوں میں تھے- جب تیسرا بڑا ۷۴ء والا ابتلا آیا تو کروڑوں میں داخل ہو گئے اور اب جو عالمگیر سطح پر جماعت کے خلاف ایک مخالفت کا ہنگامہ اٹھا ہے، اس لئے اس کے پیش نظر **مجھے یقین تھا کہ اگلی صدی سے پہلے جماعت کروڑوں کی بجائے اربوں میں داخل ہو جائے گی- پس جو حالات اب دکھائی دے رہے ہیں ان کے نتیجے میں میں یقین سے آپ کو کہتا ہوں کہ انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا- دو تین سال کی بات ہے آپ بھی دیکھیں گے اور میں بھی دیکھوں گا اور سب دنیا دیکھے گی-**

جہاں تک جماعت احمدیہ کینیڈا کے کاموں کا تعلق ہے کچھ شکوہ بھی آپ سے کرنا ہے- کہتے ہیں نا 'خوگر حمد ہم سے تھوڑا سا گلہ بھی سن لے'- آپ لوگوں نے بہت وعدے کئے تھے، انفرادی طور پر بھی مجھے خط لکھے اور جماعتی طور پر بھی ریزولیوشن پاس کئے کہ ہم تبلیغ کے میدان میں انشاء اللہ بہت آگے قدم بڑھائیں گے- لیکن جو رپورٹیں مجھے مل رہی ہیں ان رپورٹوں میں ان وعدوں کے پورا کرنے کی طرف کوئی معین قدم نہیں اٹھائے جا رہے- حالانکہ جو وعدے کئے گئے ہیں وہ انفرادی طور پر مشکل نہیں ہیں- تبلیغ کا نظام قطروں کی طرح چلتا ہے اور قطرہ قطرہ گرنے سے بعض دفعہ بڑے بڑے سمندروں میں بھی طوفان برپا ہو جاتے ہیں- پس بارش قطروں کی طرح بنتی ہے اور آسمانی فیض کی بارش بھی جو خدا تعالیٰ کے بندوں کے ساتھ منسلک ہوتی ہے وہ بھی قطروں کی طرح ہوتی ہے- پس جتنے بندے خدا کی راہ میں اپنے قطرات پیش کریں اس سے بہت زیادہ آسمان سے خدا تعالیٰ کے فضلوں کی بارش برسا کرتی ہے- یہ ایک خیالی بات نہیں، کوئی رومانی تصور نہیں، یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کو میں نے ہمیشہ دیکھا اور اگر تاریخ مذہب کا مطالعہ کریں تو آپ کو اس حقیقت کے سوا اور کوئی حقیقت دکھائی نہیں دے گی- قطروں کا آغاز جو آسمانی رحمت کے قطرے ہیں زمین پر بندوں سے ہوتا ہے، افراد سے بات چلتی ہے- ان کی دعائیں، ان کے دلوں کی پاک تبدیلیاں ابر رحمت کو کھینچ لاتی ہیں- پھر اللہ تعالیٰ جو بے شمار دینے والا ہے وہ گنتی کا حساب چھوڑ دیتا ہے- پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے کثرت سے آسمان سے وہ بارشیں برستی ہیں جو دنیا میں کایا پلٹ دیا کرتی ہیں، پاک تبدیلیاں پیدا کیا کرتی ہیں-

کینیڈا کے احمدیوں کا فرض ہے کہ اس حقیقت کو جانیں اور پہچانیں اور اپنی انفرادی کوشش کو یعنی ہر فرد بشر اپنی انفرادی کوشش کو اس راہ میں ڈال دے اور دعا کر کے ڈالے اور اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کرے کہ وہ اپنے اندر تمام ضروری پاک تبدیلیاں پیدا کرے گا- یہ وہ بنیادی چیز ہے جس کی طرف میں آج آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں- ہر احمدی کی خواہش کے پورا ہونے کے درمیان کچھ اقدامات ہیں جو ضرور کرنے ہوں گے- بہت سے انسان ہیں جن کی بڑی بڑی خواہشیں ہوتی ہیں، خدا ہمیں زمین دے، اس کے بعد سبزہ زار دے، بڑے بڑے باغ بنائیں، بہت عظیم الشان کوٹھیاں اور محل تعمیر کریں- کئی خواہشیں ہیں جو انسان سے لپٹی ہوئی ہیں- مگر وہ خواہشیں محض اس لئے تو پوری نہیں ہو جایا کرتیں کہ خواہش ہے- ان کی طرف قدم بڑھانے کی ضرورت ہوتی ہے اور حکمت کے ساتھ -

بہت سے لوگوں میں زمیندارہ کی صلاحیتیں نہیں ہوتیں- وہ جتنی اونچی خواہش کریں اتنی ہی تیزی سے ان کا سارا سرمایہ برباد ہو جاتا ہے- بڑے بڑے منصوبے بناتے ہیں سب کچھ مٹی میں ڈوب جاتا ہے اور پھر نکلتا نہیں- کئی تجارت کے بڑے خواہاں ہوتے ہیں اور بڑے بڑے قرضے لے کر بھی تجارتیں شروع کر دیتے ہیں اور بالآخر گھر کا ساز و سامان بھی بیچنا پڑتا ہے- محض خواہش کافی نہیں، خواہش پورا کرنے کی صلاحیت ضروری ہے- اگر خواہش پورا کرنے کی صلاحیت ہو تو دو کوڑی سے بھی انسان اپنے کام چلا لیتا ہے- دنیا میں بڑے بڑے Millionaires رہتے ہیں جو نہایت معمولی کام کیا کرتے تھے اور ان میں صلاحیت موجود تھی- پس اس صلاحیت کو جب انہوں نے اپنی خواہش کے مطابق ڈھالا تو حیرت انگیز تبدیلیاں پیدا ہوئیں- ان کے ناموں کی تفصیل کی ضرورت نہیں، دنیا میں ان کے نام چھپے ہیں، پھیلے پڑے ہیں- کچھ بھی نہیں تھا ان کے پاس لیکن خدا تعالیٰ نے ان کی صلاحیت کو قبولیت سے نوازا اور بہت بہت بڑے بڑے Millionaires بلکہ Billionaires ان میں سے پیدا ہو گئے-

تو آپ اگر تبلیغ کی خواہش رکھتے ہیں، اگر آپ تبلیغ کی خواہش کے مطابق کچھ کام بھی کرتے ہیں اور پھل نہیں لگتا تو پہلی بات سوچنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ کچھ ٹھہریں اپنے نفس پر غور کریں- لازماً اس لئے پھل نہیں لگتا کہ آپ میں صلاحیت نہیں ہے اور جس صلاحیت کی میں بات کرنے لگا ہوں وہ صلاحیت پاک تبدیلی کی صلاحیت ہے- **جب تک انسان کے اندر ایک غیرمعمولی پاک تبدیلی پیدا نہ ہو اس کی تبلیغ کی محنت اور کوششوں کو پھل نہیں لگ سکتا-** یہ مضمون میں بار بار پہلے بھی کھول چکا ہوں آج پھر اس مضمون کو دہرانے لگا ہوں کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ کینیڈا کی سرزمین پر اس مضمون کو دہرانا لازم ہے- آپ سب کو میں مخاطب کر کے یہ باتیں سمجھا رہا ہوں-

روحانی انقلاب پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ بندے کے اندر ایک روحانی انقلاب چاہتا ہے- جو شخص یہ فیصلہ کرے وہ سب سے پہلے اپنے اندر ایک روحانی انقلاب پیدا کر کے دکھائے- اگر ایسا نہیں کرے گا تو جن لوگوں کو خدا کے رستے کی طرف بلائے گا عملاً وہ رستہ خدا کا رستہ نہیں ہو گا وہ ان کی ذات کا رستہ ہو گا جو خدا سے دوری کا ایک رستہ ہے- یہ تفصیل میں پہلے کھول کر مثالوں سے ثابت کر چکا ہوں- آج میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس آپ کے سامنے رکھتا ہوں اس کو غور سے سنیں اور جان لیں کہ انسان کے اندر خدا کے رستے کی طرف بلانے اور خدا تعالیٰ تک پہنچانے کے لئے جو طاقتیں ہیں وہ آسمانی فضل کے ساتھ وابستہ ہیں- اور **جب تک خدا کی تقدیر آپ کے اندر کوئی پاک تبدیلی نہ دیکھے وہ غیرمعمولی طاقتیں آپ کو نصیب نہیں ہوسکتیں جو دنیا کی کایا پلٹ دیا کرتی ہیں-**

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "قرآن شریف کی زبردست طاقتوں میں سے ایک یہ طاقت ہے کہ اس کی پیروی کرنے والے کو معجزات اور خوارق دیئے جاتے ہیں"- معجزے سے مراد یہ ہے کہ اس کی خاطر اللہ تعالیٰ کئی ایسے نمونے دکھاتا ہے جو عام دنیا کی تدبیر کے نتیجے میں پیدا نہیں ہوا کرتے- سب سے بڑھ کر معجزے یا معجزوں کا فیض پانے والا انسان خود جانتا ہے، وہ جانتا ہے کہ کس طرح چھوٹی چھوٹی باتوں میں ایسی غیر معمولی باتیں بظاہر اتفاقاً پیدا ہو گئیں جنہوں نے مل کر اس کے کام کو ایسی غیر معمولی طاقت بخشی کہ وہ اپنی تکمیل کو پہنچ جائے- ایسی مثالیں بے شمار ہیں- میں اپنی زندگی کے تجربے سے اور اپنے ماحول میں احمدیوں کی زندگی کے تجربے سے اور اکثر ان کے خطوط سے یہ جانتا ہوں کہ سب سے بڑا معجزے کا قائل وہ شخص ہوتا ہے جو خود معجزہ دیکھتا ہے، اس کے گرد و پیش معجزہ بن رہا ہوتا ہے اور وہ کامل

لولاك لما خلقت الافلاك

ترجمہ- (اے محمدؐ) اگر میں نے تجھے پیدا نہ کرنا ہوتا تو یہ زمین و آسمان بھی پیدا نہ کرتا۔ (حدیث قدسی)

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

منجانب

محتاج دُعا- جماعت احمدیہ اتر پردیش

We offer professional service in buying, selling of properties for all your real Estate requirement in Bangalore and Karnataka

Contact:-

CHOICE REAL ESTATE

327 Tipu Sultan palace Road

Fort Banglore 560002, 6707555

یقین سے جانتا ہے کہ یہ اتفاقات کا نتیجہ نہیں، یہ تقدیر الٰہی ہے جو کام کر رہی ہے۔

اس ضمن میں ایک لفظ ہے جس کو خوارق کہتے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے خوارق کا لفظ بڑی گہرائی اور حکمت سے استعمال فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں روزمرہ کے قوانین میں انسان سے کچھ نیکیوں کی توقع ہوتی ہے اگر اسکی نیکیاں روزمرہ کے قوانین سے بڑھ جائیں اور حیرت انگیز عام انسان سے ہٹ کر ایک الگ راہ اختیار کریں تو اللہ تعالیٰ کی یہ تقدیر بھی ایسے بندے کے لئے عام قوانین سے ہٹ کر ایک الگ راہ اختیار کرتی ہے اور حیرت انگیز واقعات پیدا ہوتے ہیں جس کو دنیا سمجھ نہیں سکتی کہ کیوں ایسا ہوا کیونکہ بظاہر دنیا کے قوانین کے مطابق نہیں ہوا کرتے۔ جیسے انسانی فطرت کے قوانین سے ہٹ کر ایک شخص نے خدا کی خاطر کام کیا اسی طرح اللہ اپنے قوانین سے بالا اور بظاہر ان سے ہٹ کر ایک کام کرتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کو اپنے قوانین توڑنے کی ضرورت نہیں ہوا کرتی۔ اس کے قوانین کے دائرے ہیں جو ایک کے بعد دوسرے دائرے اس طرح چلتے ہیں کہ نچلے دائرے والے لوگ اوپر کے دائرے کے کاموں کو نہیں سمجھ سکتے۔

اور ایک دوسری بات یہ نہ سمجھنے کی کہ ایک خارق کس طرح وجود میں آتا ہے یہ ہے کہ اس زمانے کی سائنس کے مطابق ایک بات ناممکن الوقوع ہے اگر وہ بات ہوئی تو گویا اس نے سائنس کے تخمینوں کو توڑ کے رکھ دیا اور ایسی بات ہونا ممکن ہی نہیں۔ لیکن ہزار سال بعد یا دو ہزار سال بعد پھر سائنسدانوں کی نظر انہی واقعات پر پڑتی ہے تو وہ سمجھ لیتے ہیں اور بتا سکتے ہیں کہ وہ کون سے غیر معمولی واقعات ہوئے تھے جنہوں نے اپنے وقت میں ایک اعجاز دکھایا، ایسا اعجاز جو قانون قدرت میں عموماً ممکن نہیں ہے۔ بہت سی مثالیں اس وقت میرے ذہن میں بھی ہیں مگر میں سمجھتا ہوں کہ خطبہ لمبا ہو جائے گا ان کو میں چھوڑتا ہوں، کچھ ایسی مثالیں ہیں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے خود اپنے اس کلام میں دے دی ہیں۔ پس میں سر دست انہی پر اکتفاء کروں گا۔

فرماتے ہیں قرآن کریم کی "پیروی کرنے والے کو معجزات اور خوارق دیئے جاتے ہیں اور وہ اس کثرت سے ہوتے ہیں کہ دنیا ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی چنانچہ میں یہی دعویٰ رکھتا ہوں"۔ یہ دعویٰ ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا۔ "چنانچہ میں یہی دعویٰ رکھتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ اگر دنیا کے تمام مخالف، کیا مشرق کے اور کیا مغرب کے ایک میدان میں جمع ہو جائیں اور نشانوں اور خوارق میں مجھ سے مقابلہ کرنا چاہیں تو میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اور توفیق سے سب پر غالب رہوں گا۔ اور یہ غلبہ اس وجہ سے نہیں ہوگا کہ میری روح میں کچھ زیادہ طاقت ہے بلکہ اس وجہ سے ہوگا کہ خدا نے چاہا ہے کہ اس کے کلام قرآن شریف کی زبردست طاقت، اس کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی روحانی قوت اور اعلیٰ مرتبت کا میں ثبوت دوں"۔

یہ ساری باتیں کتابوں میں لکھی ہوئی اور سنت میں مذکور تاریخ کا حصہ بنی رہیں گی اور عملاً دنیا کے سامنے ان معجزات کو ایک زندہ صورت میں دکھانے والا اور کوئی نہیں رہے گا اور ہر زمانہ ایک زندہ مثال کو چاہتا ہے۔ ہر زمانہ چاہتا ہے کہ وہ باتیں جو ماضی میں گویا ایک افسانہ بن گئی تھیں وہ پھر حقیقت کے طور پر دنیا میں رونما ہوں تاکہ دنیا جان لے کہ یہ سچی باتیں ہیں اور خدا تعالیٰ اسی طرح دنیا میں عمل دکھاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمارہے ہیں کہ یہ وجہ ہے کہ مجھے اس دور میں خدا تعالیٰ نے اس کام کے لئے چنا ہے۔ لیکن ساتھ ہی اپنے انکسار کی وجہ سے فرماتے ہیں کہ یہ بات نہیں کہ میری روح میں کچھ زیادہ طاقت ہے۔ انکسار بھی ہے اور حقیقت بھی۔ روح میں ذاتی طور پر زیادہ طاقت نہیں لیکن روح القدس کی طاقت سے مل کر الٰہی منشاء کے مطابق ڈھل کر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی روح میں ایک غیر معمولی طاقت تھی اور یہ ایسی روحانی طاقت ہے جس کا آپ مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ آپ سب بھی دیکھ سکتے ہیں، اپنی ذات میں دیکھ سکتے ہیں، اپنے گردوپیش اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر سکتے ہیں کہ واقعۃً روحوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے منشاء کے مطابق بعض غیر معمولی طاقتیں عطا ہوتی ہیں جو روح القدس سے تائید پاتی ہیں اور طاقت رکھنے والا انسان بھی جان لیتا ہے کہ مجھ میں ایک غیر معمولی طاقت پیدا ہو چکی ہے اور دنیا بھی اس کو دیکھتی ہے اور اس کی طاقتوں کو پہچانتی ہے۔ فرماتے ہیں "خدا تعالیٰ نے مجھے توفیق دی ہے کہ میں اس کے عظیم الشان نبی اور اس کے قوی الطاقت کلام کی پیروی کرتا ہوں اور اس سے محبت رکھتا ہوں اور وہ خدا کا کلام جس کا نام قرآن شریف ہے جو ربانی طاقتوں کا مظہر ہے میں اس پر ایمان لاتا ہوں اور قرآن شریف کا یہ وعدہ ہے کہ لھم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا اور یہ وعدہ ہے کہ ایدھم بروح منہ اور یہ وعدہ ہے یجعل لکم فرقانا اس وعدہ کے موافق خدا نے یہ سب مجھے عنایت کیا ہے"۔

اب یہ تین چیزیں ہیں جن کا وعدہ ہر ایک سے ہے۔ یہ خیال درست نہیں کہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ ہے۔ ہر فرد بشر سے اللہ تعالیٰ قرآن کی معرفت یہ وعدہ کرتا ہے۔ یہ تین باتیں اس پر فرض ہو جاتی ہیں کہ وہ ضرور ایسا کر کے دکھائے گا اس لئے اپنی ذات کو ان وعدوں سے محروم کیوں رکھتے ہیں۔ پہلا ہے ﴿لھم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا﴾۔ ان کے لئے اس دنیا ہی میں خوشخبری ہے۔ پس وہ لوگ جو خدا سے تائید پاتے ہیں وہ بے یارو مددگار نہیں چھوڑے جاتے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ان کو اس دنیا میں وہ خوشخبریاں نہ ملیں جو بہت سے نیک کہلانے والے لوگ آخرت سے منسوب کر دیتے ہیں کہ آخرت میں ملیں گی۔ اس دنیا میں بھی خدا تعالیٰ ان کو ضرور خوشخبریاں دیتا ہے۔

اور دوسرا وعدہ یہ ہے ﴿ایدھم بروح منہ﴾۔ روح القدس سے ان کی تائید ہوتی ہے۔ ایسے حالات میں وہ باتیں کہتے ہیں جو بظاہر ناممکن حالات ہوتے ہیں۔ مگر جو روح القدس ہے اس کی تفصیل میں یہاں جانے کی ضرورت نہیں پہلے میں بیان کر چکا ہوں کہ روح القدس کی کیا حقیقت ہے۔ مگر جو بھی حقیقت ہے وہ ایک غیر معمولی طاقت ہے جو جب ساتھ دینا شروع کرتی ہے تو پھر کبھی نہیں چھوڑتی۔ روح القدس کی دیگر صفات میں سے ایک یہ صفت ہے۔ روح القدس اس شخص کی الٰہی تائید کو نہیں کہتے جو تائید بعد میں اس کی بداعمالیوں کی وجہ سے یا بدنصیبی سے اس کا ساتھ چھوڑ دے۔ ایسی تائید کو اس وقت جبکہ یہ تائید ہو رہی ہو اعجازی تائید کہا جا سکتا ہے، اللہ کی طرف سے تائید کہا جا سکتا ہے مگر اگر وہ چھوڑ دے تو وہ تائید روح القدس کی تائید نہیں۔ کئی لوگ سمجھتے نہیں کہ عام تائید میں اور روح القدس کی تائید میں فرق کیا ہے۔ یہ بنیادی فرق ہے۔ روح القدس یعنی پاکی کی روح کی تائید یہ ایک ایسی تائید ہے جو زندگی بھر پھر کبھی اس کا ساتھ نہیں چھوڑتی۔ ناممکن ہے کہ روح القدس اترے اور پھر انسان کو بے یارو مددگار چھوڑ کے واپس چلا جائے۔

تیسری بات آپ فرماتے ہیں ﴿یجعل لکم فرقانا﴾ تمہارے لئے فرقان بھی پیدا کرے گا یعنی دنیا تمہارے اور تمہارے غیر کے درمیان فرق محسوس کرے گی اور وہ الٰہی فرقان وہ فرق دکھادے گا جو خدا کے بندوں میں اور ان میں جو خدا کے بندے نہیں بننا چاہتے ایک فرق کر کے دکھایا کرتی ہے۔ فرمایا یہ سب مجھے عنایت کیا ہے۔ اب اس کی تفصیل میں فرماتے ہیں کہ جو لوگ سچے دل سے قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں ان کو یہ یہ نشان جن کا ذکر ہے ان ان صورتوں میں دکھائے جاتے ہیں۔ ان کو مبشر خوابیں اور الہام دیئے جائیں گے یعنی بکثرت دیئے جائیں گے ورنہ شاذونادر کے طور پر کسی دوسرے کو بھی سچی خواب آسکتی ہے مگر ایک قطرے کو ایک دریا کے ساتھ کچھ نسبت نہیں اور ایک پیسے کو ایک خزانے سے کچھ مشابہت نہیں۔

اور پھر فرمایا کہ کامل پیروی کرنے والوں کی روح القدس سے تائید کی جائے گی یعنی ان کے فہم اور عقل کو غیب سے ایک روشنی ملے گی اور ان کی کشفی حالت نہایت صفائی کی جائے گی اور ان کے کام اور کلام میں تاثیر رکھی جائے گی اور ان کے ایمان نہایت مضبوط کئے جائیں گے۔ پھر فرمایا کہ خدا ان میں اور ان کے غیر میں ایک فرق بین رکھ دے گا۔ جو پہلے میں نے روح القدس کی علامتوں میں سے ایک بیان کی ہے وہ اگرچہ یہاں بیان نہیں ہوئی مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دوسرے کلام سے واضح طور پر وہی روح القدس کی تعریف فرمائی گئی ہے جو میں نے آپ کے سامنے رکھی تھی اور چونکہ یہ باتیں آپ نے سنی تھیں، جو بات نہیں سنی تھی وہ میں نے اس مضمون میں داخل کر دی ہے کہ روح القدس کی ایک واضح علامت دیکھنے والا یہ محسوس کرے گا کہ روح القدس پھر چھوڑے گی نہیں۔

اور یہ باتیں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائی ہیں یہ ہیں 'فہم اور عقل کو غیب سے ایک روشنی ملے گی'۔ عام طور پر ایک انسان بظاہر دنیا میں بے وقوف دکھائی دیتا ہے لیکن جب وہ تقویٰ میں ترقی کرتا ہے تو اسے روح القدس ایک ایسی عقل عطا فرماتی ہے کہ سادہ، دیکھنے میں بالکل سادہ انسان ایسا ایسا کلام کرتا ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے اور ایسے کلام کرنے والے میں نے احمدیوں میں بھی بہت دیکھے ہیں۔ ان پڑھ لوگ، زمیندار لوگ، بظاہر ان کو دنیا کے مسائل کا علم نہیں مگر تقویٰ کی وجہ سے اور روح القدس کی

STAR
☎ 543105
CHAPPALS
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER &
RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP. BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

M/S NISHA LEATHER
Specialist in Leather Belts,
Ladies & Gents Bag, Jachets Wallets etc
19A, Jawahar Lal Nehru Road
Calcutta- 700087 ☎ 2457133

وجہ سے ان کا دماغ روشن ہو چکا ہوتا ہے۔ وہ جب بھی بات کرتے ہیں گہری فراست کی بات کرتے ہیں۔ فرمایا 'عقل کو غیب سے ایک روشنی ملے گی اور ان کی کشفی حالت نہایت صاف کر دی جائے گی'۔

کشفی حالت کے صاف کئے جانے کا مطلب یہ ہے کہ عام طور پر لوگ اونگھ کی حالت میں جو محسوس کرتے ہیں اسے کشف سمجھ لیتے ہیں اور ایسا تجربہ بارہا ہوا ہے اور ایسے لوگ پھر ٹھوکر کھا کر بہت دور بھی نکل جاتے ہیں کہ وہ اپنے نفس کے خیالات کو جو اونگھ کی حالت میں بعض دفعہ زبان پہ بھی جاری ہو جاتے ہیں، بعض دفعہ تصویری صورت میں بھی ظاہر ہوتے ہیں ان کو خدا کا کلام سمجھ کر وہ اس پر اتنا تکبر شروع کر دیتے ہیں کہ اگر انہیں سمجھایا جائے کہ خدا ایسے لغو کلام نہیں کیا کرتا، تمہارا وہم ہے کہ یہ خدا نے تمہیں کہا ہے۔ وہ انکار کر دیں گے اور کہیں گے نہیں ہم جانتے ہیں خدا نے ہم سے کلام کیا ہے۔ لیکن وہ صاف کلام نہیں ہوتا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ وہ باتیں جو وہ بیان کرتے ہیں وہ کبھی بھی پوری نہیں ہوتیں۔ خدا کا کلام اور وہ دنیا میں پورا نہ ہو، خدا کا کلام جو ایسا ابہام رکھتا ہو کہ کچھ سمجھ میں نہ آئے کہ آخر اس کا مقصد کیا ہے ایسے لوگ سمجھتے ہیں کہ ہمارے نفس کی بڑائی کا ایک نشان ہے۔ وہ نشان سمجھتے رہیں مگر اتنے ہی رہتے ہیں جتنے پہلے دن تھے بلکہ بعض دفعہ آخری عمر میں اور بھی چھوٹے ہو جاتے ہیں۔ کوئی ان کے کلام کو خدا کا کلام نہیں سمجھتا۔ وہ کلام خود نہیں بولتا، اس کے اندر طاقت نہیں کہ فرقان کے طور پر دنیا کو دکھا سکے کہ یہ خدا کا کلام ہے۔

پس جن کو روشنی ملتی ہے ان کی کشفی حالت نہایت صفا کی جائے گی اور 'ان کے کلام اور کام میں تاثیر رکھی جائے گی اور ان کے ایمان نہایت مضبوط کئے جائیں گے' اور پھر فرمایا کہ خدا ان میں اور ان کے غیر میں ایک فرق بیّن رکھ دے گا" یعنی بمقابل ان کے باریک معارف کے جو ان کو دیئے جائیں گے اور بمقابل ان کرامات اور خوارق کے جو ان کو عطا ہوں گی دوسری تمام قومیں عاجز رہیں گی۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ قدیم سے خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ پورا ہوتا چلا آتا ہے اور اس زمانے میں ہم خود اس کے شاہد رؤیت ہیں"۔ شاہد رؤیت بہت مزیدار اور ایک نئی ترکیب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہاں Coin کی ہے یعنی اس کو خود بنایا ہے۔ رؤیت ایک اور چیز ہے کہ کسی چیز کو دیکھ لینا لیکن شاہد رؤیت کا مطلب یہ ہے کہ بعینہ اس رؤیت کے سامنے کھڑے ہوں اور یہ گواہی دے سکیں کہ جیسے واقعۃً یہ واقعہ میری آنکھوں کے سامنے گزرا ہے۔

"یہ تو ہم نے قرآن شریف کی اس زبردست طاقت کو بیان کیا ہے جو اپنی پیروی کرنے والوں پر اثر ڈالتی ہے۔ لیکن وہ دوسرے معجزات سے بھی بھرا ہوا ہے۔ اس نے اسلام کی ترقی اور شوکت اور فتح کی اس وقت خبر دی تھی جب کہ آنحضرت ﷺ مکہ کے جنگلوں میں اکیلے پھرا کرتے تھے اور ان کے ساتھ بجز چند غریب اور ضعیف مسلمانوں کے اور کوئی نہ تھا اور جب قیصر روم ایرانیوں کی لڑائی سے مغلوب ہو گیا اور ایران کے کسریٰ نے اس کے ملک کا ایک بڑا حصہ دبا لیا تب بھی قرآن شریف نے بطور پیشگوئی کے یہ خبر دی کہ نو برس کے اندر پھر قیصر روم فتحیاب ہو جائے گا اور ایران کو شکست دے گا چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا"۔ اب یہ وہ معجزات ہیں اور تائیدات الٰہیہ ہیں جو خود بول رہی ہیں۔ ایسے واقعات اگر کوئی شخص دکھا سکتا ہے تو بتائے اور پیش خبریاں کرے کہ یہ واقعہ ہونے والا ہے جب کہ اس کا نام و نشان بھی کوئی نہ ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما رہے ہیں کہ قرآن جب بولتا ہے تو اپنے حقائق اور دلائل ساتھ رکھتا ہے، خود ثابت کرتا ہے کہ کس طرح وہ اپنے کلام میں سچا ہے۔ دوسری بات جو بہت اہم ہے جو آجکل اس زمانے کے فلسفیوں اور سائنسدانوں کی محل نظر ہے وہ یہ ہے "ایسا ہی شق القمر کا عالی شان معجزہ جو خدائی ہاتھ کو دکھلا رہا ہے قرآن شریف میں مذکور ہے کہ آنحضرت ﷺ کی انگلی کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور کفار نے اس معجزے کو دیکھا۔ اس کے جواب میں یہ کہنا کہ ایسا وقوع میں آنا خلاف علم ہیئت ہے یہ سراسر فضول باتیں ہیں کیونکہ قرآن شریف تو فرماتا ہے ﴿اقتربت السّاعة وانشقّ القمرُ و ان یّروا ایةً یُعرِضوا و یقولوا سحرٌ مستمرّ﴾ یعنی قیامت نزدیک آگئی اور چاند پھٹ گیا اور کافروں نے یہ معجزہ دیکھا اور کہا کہ یہ پکا جادو ہے جس کا آسمان تک اثر چلا گیا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ یہ نیا دعویٰ نہیں بلکہ قرآن شریف تو اس کے ساتھ ان کافروں کو گواہ قرار دیتا ہے جو سخت دشمن تھے اور کفر پر ہی مرے تھے"۔

یہ علم ہیئت کی طرف سے اس معجزے پر اعتراض کرنے والوں کے لئے ایک ایسا جواب ہے جو اس وقت بھی قوی تھا اور آج بھی قوی ہے کیونکہ قرآن کریم نے یہ نہیں فرمایا کہ دیکھو چاند دو ٹکڑے ہو گیا بلکہ اس کے ساتھ وہ کافر جو سارے ماحول میں غالب اکثریت رکھتے تھے ان کی طرف اشارہ کر کے ایک پیشگوئی بھی کر دی کہ وہ یہ کہیں گے کہ یہ جادو ہے اور ایسا جادو ہے جو مستمرّ ہے یعنی اس قسم کے جادو وہ شخص محمد کر کے دکھاتا رہتا ہے۔ اب یہ جو اعجاز ہے قرآن کریم کا کہ دشمنوں کو گواہ ٹھہرایا اور ان کے گواہ ٹھہرانے کو ایک پیشگوئی کے طور پر بیان کیا اور ان کو توفیق نہیں دی کہ اس گواہی کا انکار کر سکیں، جب آنحضرت ﷺ نے قمر کی طرف یعنی چاند کی طرف انگلی اٹھائی تو فرمایا دو ٹکڑے ہوتے ہوئے دیکھا اور فرمایا 'یقولوا' یہ کہیں گے یہ لوگ کہ سحرٌ مستمرّ۔ یہ جادو ہے جو ہمیشہ دکھایا جاتا ہے' تو یہ پیشگوئی کرنا اور مخالفین میں سے ایک کو بھی توفیق نہ دینا کہ وہ تائیدی گواہی نہ پیش کریں اور انکار کر دیں کہ ایسا واقعہ ہی نہیں ہوا۔ آپؑ فرماتے ہیں اس شہادت کے بعد کسی علم ہیئت رکھنے والے کے اعتراض کی کوئی بھی اہمیت باقی نہیں رہتی کہ ایسا نہیں ہوا ہوگا۔ یہ لازماً ہوا ہے۔

آگے فرماتے ہیں "قرآن شریف تو اس کے ساتھ ان کافروں کو گواہ قرار دیتا ہے جو سخت دشمن تھے اور کفر پر ہی مرے تھے"۔ یعنی کوئی یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ ان میں سے وہ جو مسلمان ہو گئے تھے انہوں نے بعد میں اپنی نامسلمانی حالت کے وقت کی گواہی کو چھپا لیا اور یہ ظاہر کیا کہ گویا یہ واقعہ ہو گیا ہوگا اس لئے کہ وہ مسلمان ہو گئے تھے۔ فرمایا جن کی گواہی قرآن پیش کر رہا ہے ان میں سے بہت سے کفر کی حالت میں مرے اور کفر کی حالت میں ان کو مرنا ثابت کرتا ہے کہ ایک سخت مخالف دشمن کی گواہی قرآن کریم کے اس معجزے کی تائید میں آخر وقت تک بولتی رہی۔ اگر شق القمر وقوع میں نہ آیا ہوتا تو مکہ کے مخالف لوگ اور جانی دشمن کیوں کو خاموش بیٹھ سکتے تھے۔ وہ بلاشبہ شور مچاتے کہ ہم پر یہ تہمت لگائی ہے، ہم نے تو چاند کو دو ٹکڑے ہوتے نہیں دیکھا اور عقل تجویز نہیں کر سکتی کہ وہ لوگ اس معجزے کو سراسر جھوٹ اور افتراء خیال کر کے پھر بھی چپ رہتے بالخصوص جب کہ ان کو آنحضرت ﷺ نے اس واقعہ کا گواہ قرار دیا۔

اب یہ جو واقعہ ہے یہ علم ہیئت کی گواہی یا سائنسی شواہد کے خلاف ایک معجزہ کے ہونے کے متعلق ایک حیرت انگیز روشنی ڈالنے والا واقعہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت تک یہ واقعہ ایسا تھا یا ہو سکتا تھا جس کے متعلق سائنس کی گواہی مخالف ہوتی اور اس کے باوجود سائنسدانوں کو اس کے انکار کی کوئی گنجائش نہیں کیونکہ آسمان پر رونما ہونے والے واقعات بعض دفعہ زمین سے ایک طرح دکھائی دیتے ہیں مگر وہ ویسے نہیں ہوتے، کسی اور طرح سے ہوتے ہیں۔ یہ جب سے فلکیات کے ماہر فلکیات کی تاریخ پر نظر رکھ رہے ہیں وہ یہی بیان کرتے ہیں کہ بہت سے معمے ہیں جن کو ہم خلاف قدرت سمجھتے تھے لیکن خلاف قدرت نہیں نکلے۔ پس اگر پختہ گواہی موجود ہو تو خلاف قدرت قرار دے کر اسے نظر انداز کرنا ہرگز ایک سچے انسان کا کام نہیں۔ قانون قدرت بعض دفعہ بعد میں سمجھ آیا کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت تک اس قانون کو سمجھا نہیں گیا تھا۔ اب ایسے شواہد مل رہے ہیں جن سے ثابت ہو سکتا ہے، ہو چکا ہے میں بیان بھی کر چکا ہوں کہ چاند پر ایسا واقعہ چاند کے عملاً پھٹنے کے بغیر بھی رونما ہو سکتا تھا۔ پس واقعہ کا ہونا قطعی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں خوارق عادت بھی ہو تو ہمیں اس پہ کوئی اعتراض نہیں۔ اللہ ایک بات کی طاقت رکھتا ہے وہ کر سکتا ہے۔ اگر زمین پر اس کے نشان انکار کی حد سے آگے نکل چکے ہوں تو پھر کوئی معجزہ مانے یا نہ مانے اسے اس واقعہ کی حقیقت کا انکار کرنا پڑے گا۔

یہ چند باتیں میں آپ کے سامنے رکھ کر آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ **زمین پہ بھی ایک معجزہ رونما ہونے والا ہے اور وہ احمدیت کے غلبے کا معجزہ ہے۔ اس غلبے کے معجزے میں آپ شامل ہوں۔ آپ میں سے ہر وجود اپنا حصہ ڈالے۔ اور یاد رکھے کہ اپنے اندر جتنی بھی پاک تبدیلیاں وہ کرے گا اسی قدر خدا کی تائید اور روح القدس کی تائید اس کو حاصل ہوگی**۔ وہ ایسے معجزے بھی دکھا سکتا ہے جسے آج کا زمانہ خلاف ہیئت سمجھے اور پانچ سو سال یا ہزار سال کا زمانہ ثابت کرے کہ وہ خلاف ہیئت نہیں تھا مگر اس کا ہو جانا یقینی ہو۔ یہ فرق ہے فرضی باتیں کرنے والے اور حقیقی خدا کی تائید سے باتیں کرنے والوں کے درمیان۔ خدا کے بندے جب ہیئت کے خلاف کوئی بات کرتے ہیں تو، خلاف ہیئت یعنی قانون قدرت کے خلاف ہونے کے باوجود، وہ زمانہ اس کی تائید کرتا ہے کہ ایسا ہوا ضرور ہے اگرچہ یہ خلاف قانون قدرت ہے۔

پس جو معجزہ میں آپ سے چاہتا ہوں وہ یہ معنے رکھتا ہے کہ ہو جائے اور بظاہر اس کا ہونا ناممکن ہو۔ یہ معجزے قرآن آج بھی دکھا سکتا ہے اور ضرور دکھائے گا۔ کینیڈا کو بدلنا یعنی روحانی طور پر اس کو اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق ڈھالنا بہت بڑا معجزہ ہے۔ اتنا عظیم الشان معجزہ ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔ کینیڈا کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک نظر کر کے دیکھیں کتنا بڑا معجزہ ہے۔ کتنے بے شمار انسان یہاں بستے ہیں

PRIME AUTO PARTS

HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

لیکن ان کو الٰہی تقدیر کے مطابق تبدیل کرنا ممکن ہے اور آپ سب کے لئے ممکن ہے- نسخہ وہی ہے جو میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں کہ اپنے اندر ایسی تبدیلیاں پیدا کریں جو اللہ کو پسند آئیں اور ان تبدیلیوں کے نتیجہ میں اللہ قوم میں وہ تبدیلیاں پیدا کرے جو آپ کی طاقت سے بڑھ کر ہیں ان معنوں میں کہ آپ نیکی اختیار بھی کریں تب بھی آپ خود بخود وہ تبدیلیاں پیدا نہیں کر سکتے- آپ کی نیکیاں پہلے مقبول ہوں گی، آپ کی قربانیاں پہلے خدا کی نظر میں آئیں گی، ان قربانیوں پر جب اللہ نظر رکھے گا تو ایسی تبدیلیاں پیدا کرے گا جو دیکھ کر آپ حیران رہ جائیں گے- آپ کی توقعات سے بڑھ کر ہوں گی-

پس جو باتیں میں آپ سے کہہ رہا ہوں یہ اگرچہ عجیب ضرور ہیں مگر ان کا ہونا ممکن ہے اور ہو تا رہا ہے- اور وہ ابتداء میں جو مضمون میں نے آپ کے سامنے رکھا تھا یعنی مالی لحاظ سے خدا تعالیٰ نے جماعت کی توفیق بڑھانی شروع کی اس کے متعلق یہ خبر دینا کہ ایسا ہو جانا ہے دیکھیں وہ میرے بس کی بات نہیں تھی- اور دنیا کے قوانین بتا رہے تھے کہ جماعت کی تو جائیدادیں لٹ رہی ہیں، لوگ احمدیوں کو غریب کرنے کے لئے ہر قسم کے ہتھکنڈے استعمال کر رہے ہیں، حکومتیں بعض جگہ ان کی تائید میں ہیں، ہر جگہ یہ مخالفت ہوئی یہاں تک کہ معلوم ہوتا تھا کہ ان کو پیس کر صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے گا- لیکن گزشتہ ۱۹۷۴ء یا ۸۴ء کہنا چاہئے- ۱۹۸۴ء کے دور کے بعد آپ اگر غور کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ جن جن کے اموال کو خطرہ لاحق ہوا تھا، ان کی زندگی کو خطرہ لاحق ہوا تھا ان کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی برکتیں عطا فرمائیں اور بہت سے ایسے خاندان ہیں جن کے نام میرے ہاتھ سے لکھے ہوئے خط اب تک ان کے پاس موجود ہیں، ان کو میں نے کامل یقین سے بتایا تھا میں نے کہا آپ کو یہ بات عجیب دکھائی دے گی مگر میں آپ کو اپنی تحریر سے، ہاتھ سے لکھ کر بتا رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ضرور آپ کے حالات کو پلٹے گا اور غیر معمولی برکتیں آسمان سے نازل ہوں گی جن کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے اور اللہ تعالیٰ نے بعینہٖ ایسا کر کے دکھایا-

پس خدا تعالیٰ کی قدرتوں پر یقین رکھنے کے لئے بناء ہونی چاہئے- کسی مضبوط پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر ایک انسان ایک دعویٰ کر سکتا ہے- **جماعت احمدیہ کی عجائب کی تاریخ جو خدا تعالیٰ سے جماعت کو عطا ہوئے اس تاریخ پر نظر رکھ کر میں اس مقام پر کھڑا ہوں جس پر میں یقین کے ساتھ آپ کو بتا سکتا ہوں کہ یہ الٰہی تقدیریں ہیں جو آپ کے حق میں لازماً پوری ہونے والی ہیں- آپ کا صرف اتنا کام ہے کہ اپنا دامن پھیلائیں اور خدا کے فضلوں کا شکر ادا کرتے ہوئے جس حد تک آپ کی جھولیاں بھری جا سکتی ہیں بھرتی چلی جائیں لیکن خدا یہ جھولیاں بڑھا بھی دیتا ہے**- ہم نے تو یہی دیکھا ہے اپنی توفیق کے مطابق جب بھی مانگا خیال یہ تھا کہ بس اتنی سی توفیق ہے اور جب وہ عطا ہوا تو وہ توفیق بڑھ گئی اور جب وہ نئی توفیق کی جھولی بھری تو پھر اور جھولیاں عطا ہوئیں اور توفیقیں بڑھیں- خدا تعالیٰ کے فضلوں پر لالچ کی نظر رکھنا، میں لالچ اس لئے کہتا ہوں کہ انسان ایک لالچی جانور ہے وہ خدا تعالیٰ کے فضلوں پر ایک نظر رکھتا ہے اور سمجھتا ہے کہ بڑا مشکل کام ہے مگر جب وہ ہو جاتا ہے تو ضرور اس کی لالچ بڑھ جاتی ہے اس کا دامن پھیل جاتا ہے اور پھر وہ کہتا ہے کہ اچھا اللہ میاں یہ کر دیا تو کچھ اور بھی کر دے تو جب وہ اور ہو جاتا ہے تو پھر آدمی حیران رہ جاتا ہے کہ یہ تو ممکن نہیں تھا یہ بھی ہو گیا ہے چلو کچھ اور مانگ لیتے ہیں- تو خدا تعالیٰ کی عطا کے انداز آپ کے تصور میں بھی نہیں آسکتے- حیرت انگیز پیارے انداز ہیں- ہر بات جو آگے بڑھ کر آپ ناممکن سمجھتے ہوئے پھر بھی خدا سے مانگتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ وہ پوری کر سکتا ہے اسی طرح پوری کر دیتا ہے بلکہ اس سے بڑھ کر جہاں تک آپ کا تصور بھی نہیں پہنچ سکتا وہ اللہ اپنے فضل سے اس کو پورا کرتا چلا جاتا ہے- پس میں امید رکھتا ہوں کہ اس نکتے کو سمجھتے ہوئے اپنی جھولیاں خدا کے حضور پھیلائیں، دعائیں کریں اور یہ ضروری تبدیلیاں اپنے اندر پیدا کریں جس کے بغیر محض جھولی پھیلانا کافی نہیں- جب وہ تبدیلیاں ہو جائیں گی تو آپ کا دامن بھرا جائے گا اور پھر اللہ آپ کو خود نئی دعائیں سکھائے گا، بڑی مزے مزے کی دعائیں ہوں گی- آپ خدا سے ایسی پیار کی باتیں کریں گے کہ اس کے بعد اس کا نشہ کئی دن جاری رہے گا کہ ہم نے اللہ سے یہ بھی کہہ دیا اور وہ بھی کہہ دیا مگر خدا ان باتوں کو پورا کر دے گا اور ایسا ہی ہو گا-

پس میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ جماعت احمدیہ کینیڈا اپنے اندر ایک اعجازی تبدیلی پیدا کرے گی اور یہ تبدیلی دیکھ کر ساری دنیا اس سے سبق لے گی- خصوصیت کے ساتھ آپ پر یہ فرض ہے کیونکہ حکومت کینیڈا اور کینیڈا کے بااثر لوگوں نے آپ سے ہمیشہ حسنِ سلوک کیا ہے- کینیڈا کے سوا مجھے کبھی کوئی ملک ایسا نظر نہیں آیا جس نے اتنا شفقت کا سلوک جماعت احمدیہ سے کیا ہو، ایسی شرافت کے نمونے دکھائے ہوں، اپنے بلند حکومت کے مقامات سے اتر اتر کر جماعت کی تائید میں اپنے آپ کو پیش کیا ہو اور یہ مزاج کینیڈا کا ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک اسی طرح ہے- پس ان شکرتم لأزیدنکم کے مضمون کو اپنے سامنے رکھیں- اگر آپ نے خدا کے ان بندوں کا شکر ادا کیا جن کا میں ذکر کر رہا ہوں تو أزیدنّ کا کام اللہ پر چھوڑ دیں وہ ضرور آپ کو بڑھائے گا اور اس کے نتیجے میں مزید شکر کے مواقع آپ کے لئے پیدا فرمائے گا- پس میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ، انشاء اللہ، ہر دفعہ جو مجھے کینیڈا آنے کی توفیق ملے گی مجھے احمدیت کی سرزمین کو بڑھتا اور پھیلتا ہوا دکھائے گا- پہلے سے بڑھ کر نئے چہرے نظر آئیں گے جیسا کہ جرمنی میں مجھے ہمیشہ ایسا ہی معلوم ہوا- جب بھی میں گیا ہوں کثرت کے ساتھ نئے چہرے دکھائی دیئے ہیں جو پہلے کبھی دکھائی نہیں دیئے تھے بڑے ولولے اور جوش کے ساتھ وہ جماعتی کاموں میں حصہ لیتے ہیں- اللہ آپ کو بھی اسی کی توفیق عطا فرمائے-

بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن

مجلس خدام الاحمدیہ سویڈن کے ۱۶ویں سالانہ اجتماع کا انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ سویڈن کا سولھواں سالانہ اجتماع مورخہ ۴ر، ۵ر اکتوبر ۱۹۹۷ء کو مسجد ناصرؓ گوتھن برگ (سویڈن) میں منعقد ہوا۔ گوتھن برگ کے علاوہ مالمو کے خدام و اطفال نے بھی اجتماع میں شرکت کی۔ افتتاحی اجلاس مکرم کمال یوسف صاحب مربی سلسلہ کی صدارت میں ہوا۔

۴ر اکتوبر کو علمی مقابلہ جات ہوئے جن میں تلاوت، نظم، اذان، تقریر نیز قصیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ جات ہوئے۔ تلاوت کے مقابلہ میں شمولیت تمام خدام و اطفال کے لئے لازمی تھی۔ اسی طرح اردو میں ترجمہ آنا بھی لازمی قرار دیا گیا تھا۔ مجموعی طور پر مقابلوں میں حصہ لینے والوں کا معیار خوشکن تھا۔ خدام و اطفال کا قیام مسجد میں تھا۔ صبح نماز تہجد کا اہتمام کیا گیا جو کہ کمال یوسف صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد درس دیا گیا۔ درس کے بعد تمام خدام و اطفال نے انفرادی طور پر تلاوت قرآن کریم کی۔

۵ر اکتوبر کو ورزشی مقابلہ جات ہوئے جن میں دوڑیں، فٹ بال، گولہ پھینکنے اور کلائی پکڑنے کے علاوہ تین ٹانگوں کی دوڑ بھی شامل تھیں۔ واقفین نو بچوں کے لئے بھی الگ دوڑ کا مقابلہ کروایا گیا۔

اختتامی اجلاس مکرم محمود احمد صاحب شمس امیر جماعت احمدیہ سویڈن کی زیر صدارت ہوا۔ مکرم مامون الرشید سیکرٹری جائیداد سویڈن نے مسجد ناصر کی تعمیر نو کے بارہ میں خدام و اطفال کو آگاہ کیا نیز تعمیر مسجد فنڈ میں حصہ لینے کی تحریک کی۔ خاکسار، انور رشید، صدر خدام الاحمدیہ سویڈن نے مختصراً اجتماع کی رپورٹ پیش کی۔ مجموعی طور پر اختتامی اجلاس کی حاضری ۷۳ تھی جن میں ۱۲ انصار اور ۳۶ خدام شامل تھے۔ مکرم کمال یوسف صاحب مربی سلسلہ نے انعام تقسیم کئے نیز اختتامی خطاب فرمایا۔ صدارتی خطاب میں مکرم امیر صاحب نے تمام خدام و اطفال کو اجتماع کی کامیابی کی مبارکبادی اور دعا کے ساتھ یہ اجتماع بخیر و عافیت اختتام پذیر ہوا۔ (رپورٹ انور رشید صدر خدام الاحمدیہ سویڈن)

ولادت

☆ مکرم محمود احمد صاحب ڈار ناصر آباد کشمیر کو خدا تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے یہ مکرم محمد رمضان صاحب ڈار ناصر آباد کا پوتا مکرم عبد الغنی صاحب کھانڈے کا نواسہ ہے احباب سے زچہ بچہ کی صحت و سلامتی اور لڑکے کے نیک صالح خادم دین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اس خوشی میں محمود احمد صاحب نے اعانت بدر ۵۰ روپے دئے ہیں۔ (محمد یوسف انور ناریکی)

مجلس خدام الاحمدیہ اڑیسہ کا ۲۴واں سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ صوبہ اڑیسہ کا ۲۴واں سالانہ اجتماع پکال (ضلع کٹک) میں مورخہ ۱۴ر۱۵ فروری ۹۸ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ صوبہ اڑیسہ کی مجالس کے خدام و اطفال زیادہ سے زیادہ اس اجتماع میں شریک ہوں۔

(قائد علاقائی مجلس خدام الاحمدیہ اڑیسہ)

Exporters & Importers
All types of Lather jackets, Ladies bags, parse, hand globs, Organic Coton (Garments, Baby Cloths)
Contact:
OCEANIC EXIM
57, BRIGHT STREET, CALCUTTA 700019 (INDIA)
PH: 2805209, 2474015 FAX : 91 - 33 - 2479163

GURANTED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Soniky
NIR
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD
34, A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA -15

لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ بھارت کے آٹھویں سالانہ اجتماع کا انعقاد۔ خالص دینی ماحول میں علمی۔ دینی۔ ذہنی اور ورزشی مقابلہ جات کا دلچسپ پروگرام ۷۴۔ مجالس کی ۱۸۱ نمائندگان کی شرکت

لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت کو تین سال کے بعد اپنا مرکزی اجتماع ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹ اکتوبر قادیان میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

قادیان کے علاوہ ۱۲ صوبوں سے ۷۴ مجالس کی ۱۸۱ ممبرات لجنہ و ناصرات نے شرکت کی۔ اسی طرح مضافات قادیان سے ۱۰۰ نو مبائعین مستورات نے شرکت کی۔

اس سال سالانہ اجتماع کا انتظام بیت النصرت لائبریری کے صحن میں خوبصورت شامیانہ لگا کر کیا گیا۔ سال کے شروع میں ہی اجتماع کمیٹی کی تشکیل کر کے تمام کاموں کو ۱۶ مختلف شعبہ جات میں تقسیم کر کے ان کی نگران و معاونات مقرر کی گئیں جنہوں نے نہایت خوش اسلوبی سے تمام کام انجام دیئے۔

پہلا دن :۔ مسجد مبارک میں مورخہ ۱۷ اکتوبر کو نماز جمعہ کی باجماعت ادائیگی کے بعد تمام ممبرات ٹھیک ۳ بجے پہلے اجلاس کیلئے مسجد مبارک میں جمع ہو گئیں کیونکہ موسم کی خرابی اور بارش کی وجہ سے پہلے دن کے اجلاس اجتماع گاہ میں نہیں ہو سکے۔ پروگرام کا آغاز زیر صدارت محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت خاکسار بشریٰ صادقہ چیمہ کی تلاوت سے ہوا۔ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت کی قیادت میں لجنہ اماء اللہ کا اور نگران ناصرات الاحمدیہ بھارت کی قیادت میں ناصرات کا عہد نامہ دہرایا گیا۔ قصیدہ خوانی اور حمد و ثنا کے بعد صدر لجنہ اماء اللہ بھارت نے اپنے افتتاحی خطاب میں اس مرکزی اجتماع منعقد کرنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی حمد و ثناء تسبیح و تحمید اور درود شریف پڑھتے ہوئے ان ایام کو گزاریں۔ آپ نے اجتماع کی غرض و غایت بتاتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے خطبات کی روشنی میں اولاد کی تربیت کی طرف خاص توجہ دلائی۔ افتتاحی خطاب و دعا کے بعد سالانہ رپورٹ لجنات اماء اللہ بھارت اور ناصرات الاحمدیہ بھارت ماہ جولائی ۹۶ء تا جون ۹۷ء پیش کی گئی۔

پانچ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ سنا گیا۔

ساڑھے سات بجے زیر صدارت محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ کیرلہ شریں عندلیب صاحبہ کی تلاوت سے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ اس کے بعد لجنہ اماء اللہ کی پانچ ممبرات نے ناصرات الاحمدیہ کو نصائح "یہ دعا ہے تمہارے لئے ناصرات" خوش الحانی سے پیش کی اس کے بعد ناصرات کے حفظ قرآن نظم خوانی کوئز کے مقابلے ہوئے۔

دوسرا دن پہلا اجلاس

دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی کا آغاز زیر صدارت محترمہ فرحت الہ دین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ سکندر آباد محترمہ نسیم اختر صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ منظوم کلام حضرت مصلح موعود کے بعد واقف نو بچیوں ناصرات کے علمی مقابلہ جات ہوئے۔

اس کے بعد ناصرات الاحمدیہ معیار سوئم کی سات ممبرات نے اپنا جھنڈا پکڑ کر ترانہ پیش کیا۔ آخر میں مکرم و محترم ملک صلاح الدین صاحب مولف اصحاب احمد نے بعنوان ذکر حبیب تقریر کی۔

دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز اجتماع گاہ میں زیر صدارت محترمہ نجمہ مبارک صاحبہ قائمقام صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ صوبہ بہار محترمہ ساجدہ تنویر صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید اور عزیزہ روزینہ شبنم کی نظم سے ہوا۔ مقابلہ حفظ قرآن معیار سوم ناصرات الاحمدیہ کے بعد محترمہ طاہرہ صدیقہ ملک صاحبہ نے ازواج مطہرات کے چند ایمان افروز واقعات سنائے۔

بعدہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے خطاب فرمایا۔ آپ نے بچوں کی اعلیٰ تربیت۔ خدمت دین کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے ساتھ ساتھ توحید باری تعالیٰ پر قائم رہنے کی طرف توجہ دلائی مقابلہ تقاریر معیار اول لجنہ کے بعد معیار دوئم کی آٹھ ممبرات نے اپنا جھنڈا پکڑ کر ترانہ پیش کیا۔ آخر میں محترمہ امۃ الباسط بشریٰ صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام خوش الحانی سے پڑھا۔ شبینہ اجلاس کی کارروائی کا آغاز زیر صدارت محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ صوبہ کرناٹک محترمہ نور السحر سعدیہ کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ محترمہ امۃ الشکور نے حضرت مصلح موعودؓ کا کلام پیش کیا اس اجلاس میں مقابلہ تقاریر معیار اول کوئز معیار دوم ناصرات الاحمدیہ مقابلہ تقاریر معیار دوئم لجنہ اماء اللہ ہوا۔ اس کے بعد معیار اول ناصرات الاحمدیہ کی ۷ ممبرات نے اپنا جھنڈا پکڑ کر ترانہ پیش کیا۔

تیسرا دن

تیسرے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی زیر صدارت محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ صوبہ پنجاب محترمہ نادیہ صدف صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید محترمہ امۃ الباسط فرینہ کی نظم خوانی سے ہوا اس اجلاس میں مقابلہ جات تقاریر معیار سوئم ناصرات الاحمدیہ۔ فی البدیہہ لجنہ اماء اللہ۔ قصیدہ خوانی و تقاریر واقفین نو ہوئے۔ ازاں بعد مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے تقویٰ باہمی محبت۔ صحبت صالحین اور بنی نوع انسان سے ہمدردی کے تعلق سے چند احادیث اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات سے اقتباسات پیش کئے۔

اسکے بعد لجنہ اماء اللہ کی پانچ ممبرات نے وقف نو کا ترانہ "ہم وقفِ نو کے مجاہد ہیں۔ ہم کام کریں گے بڑے بڑے" بڑی ہی پیاری آواز میں پیش کیا اسی دوران وقف نو کی تمام مجاہدات ہاتھوں میں چھوٹے چھوٹے جھنڈے پکڑے ہوئے اجتماع گاہ کے درمیان بہت ہی ترتیب سے آکر لائن میں کھڑی ہو گئیں اور پورا ترانہ پڑھنے تک اپنے ننھے منے ہاتھ اونچے کر کے جھنڈے ہلاتی رہیں۔

اسکے بعد عزیزہ بشریٰ رعنا نے تاریخ پارہ پیش کیا اور نظم خوانی معیار اول ناصرات الاحمدیہ فی البدیہہ معیار اول ناصرات الاحمدیہ کے مقابلے ہوئے نیز عزیزہ عامرہ حیدر نے تاریخ پارہ اور کیرلہ کی تین ممبرات لجنہ نے ملیالم زبان میں نظم و قصیدہ پیش کیا۔

ورزشی مقابلہ جات

لجنہ اماء اللہ قادیان کے ورزشی مقابلہ جات پہلے ہو چکے تھے اس لئے اس موقعہ پر صرف بھارت سے آنے والی مہمان مستورات و ناصرات کے درج ذیل ورزشی مقابلہ جات اجتماع گاہ میں ہی رکھے گئے تھے۔ پلو گیم۔ کینڈل گیم۔ بیلون گیم۔ معائنہ مشاہدہ۔ گیم بوٹ۔ گلاسوں کا محل بنانا۔ یہ پروگرام بہت ہی دلچسپ رہا مہمان خواتین نے بہت پسند کیا۔

دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز زیر صدارت محترمہ شیریں باسط صاحبہ صوبائی صدر لجنہ صوبہ اڑیسہ محترمہ شیریں زاہد صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید اور محترمہ طیبہ ناز صاحبہ کی نظم خوانی سے ہوا اس اجلاس میں حفظ قرآن مجید لجنہ اماء اللہ۔ نظم خوانی معیار دوئم ناصرات کے مقابلے ہوئے۔ ناصرات کی ایک بچی عزیزہ عطیۃ القدیر نے تاریخ پارہ لجنہ اماء اللہ کی ۸ ممبران نے "ہم دل سے دُعائیں دیتے ہیں۔ سن سن کر گالیاں صبح و مسا" خوش الحانی سے ترانہ پیش کیا۔ آخر میں محترمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ غوری نے سیرت حضرت امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ دخت کرام کے عنوان پر تقریر کی۔ محترمہ شیریں زاہد صاحبہ نے خوش الحانی سے نعت پڑھی۔ اور لجنہ اماء اللہ قادیان کی ۵ ممبرات کا مقابلہ بیت بازی ہوا۔

تیسرے دن اختتامی اجلاس کی کارروائی نماز مغرب و عشاء کی باجماعت ادائیگی کے بعد زیر صدارت محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت شروع ہوئی۔ محترمہ امتہ الرحمٰن صاحبہ خادم نے تلاوت کی۔ عہد نامہ کے بعد عزیزہ امۃ البصیر طوبیٰ اور عزیزہ ماریہ نصیر نے آنحضرت ﷺ کی شان میں خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ اور صوبہ جات سے آنے والی صوبائی صدرات نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور سالانہ مرکزی اجتماع کی مبارکباد دی۔

تقریب تقسیم انعامات

حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت نے تمام علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والی ممبرات لجنہ و ناصرات میں انعامات تقسیم کئے۔ اس کے علاوہ بھارت میں شہری و دیہاتی لجنات میں اول دوم سوئم پوزیشن لینے والی ہر صوبہ میں اول دوئم سوئم آنے والی مجالس کو ٹرافیاں دی گئیں۔ نیز ایک پارہ حفظ کرنے والی ۲۱ ممبرات لجنہ قادیان کو اور اسی طرح قصیدہ حفظ کرنے والی ۳۴ ممبرات لجنہ و ناصرات بھارت کو جس میں قادیان کیرنگ موگرال۔ الانمور۔ کالیکٹ۔ چیلاکرہ۔ برہ پورہ کانپور حیدر آباد کی ممبرات شامل ہیں میڈل پہنائے گئے اور سندات دی گئیں۔ اس کے بعد محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ بھارت نے تمام کارکنات کا شکریہ ادا کیا اور آئندہ بھی بہترین رنگ میں خدمت دین بجا لانے کیلئے خدا تعالیٰ کے حضور دعا کی۔ بعدہ صدر اجلاس نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ آپ نے تمام مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والی ممبرات کو دلی مبارکباد دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چند اقتباسات کی روشنی میں لجنہ اماء اللہ بھارت کو اپنے قدم آگے بڑھانے کی طرف اور اپنی ذمہ داریوں کو صحیح رنگ میں سمجھنے کی طرف توجہ دلائی۔ اسی طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات میں سے نماز تلاوت قرآن مجید اور تربیت اولاد کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی۔ آخر میں حضرت مصلح موعودؓ کا ایک دعائیہ اقتباس پڑھ کر اپنے خطاب کو ختم کیا۔

اختتامی دُعا کے بعد اجتماع گاہ نعروں سے گونج اُٹھا اس طرح الحمد للہ ثم الحمد للہ لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ مرکزی اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

مجلس شوریٰ

مورخہ ۱۷ اکتوبر رات ساڑھے ۹ بجے نمائندگان لجنات بھارت و تمام صوبائی صدرات اور مجلس عاملہ کی تمام ممبرات کا اجلاس شروع ہوا۔ جس میں بعض ضروری امور کی طرف عہدیدران کو توجہ دلائی گئی۔

تینوں دن کی اوسط حاضری ۸۵۰ تک رہی۔ غیر مسلم خواتین بھی کثرت سے دوران اجتماع آتی رہیں۔

تمام مہمان خواتین کی صبح گیارہ بجے اور شام چار بجے چائے سے تواضع کی گئی اس کے علاوہ لجنہ کی طرف سے کھانے پینے کی اشیاء کی دوکان لگائی گئی۔ جس سے ممبرات نے استفادہ کیا۔

اجتماع کے بعد ۲۰ اکتوبر کو قادیان کے تینوں حلقہ جات کی طرف سے دستکاری کی نمائش لگائی گئی۔ جو بہت کامیاب رہی اور آنے والی مہمانوں نے اشیاء خریدیں۔

اس دوران سب باہر سے آنے والے مہمانوں اور ان کارکنات کو جنہوں نے اجتماع میں کام کئے قادیان کی ایک بہن نے اپنی طرف سے پارٹی دی جس میں اپنے ہاتھ سے چائے اور سب اشیاء بنا کر کھلائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہترین اجر عطا فرمائے۔ آمین۔ آخر میں دُعا ہے اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں کو قبول فرمائے۔

(بشریٰ صادقہ چیمہ رپورٹر لجنہ اماء اللہ بھارت)

مجلس انصار اللہ بھارت کے بیسویں سالانہ اجتماع کا انعقاد

☆-بھارت کی ۴۰ مجالس سے ۲۷ نمائندگان کی شرکت☆ -علمائے کرام کے خطابات☆- تہجد اور باجماعت نمازوں اور دعاؤں کا پر کیف روحانی ماحول☆- آپسی اتحاد واخوت کے روح پرور مناظر۔

مجلس انصار اللہ بھارت کا دو روزہ ۲۰ واں سالانہ اجتماع نئی زیر تعمیر دو منزلہ عالی شان عمارت برائے دفتر و گیسٹ ہاؤس انصار اللہ کے وسیع احاطہ میں ۱۵۔۱۶ اکتوبر کو نہایت شاندار طریق پر منعقد ہوا۔ اجتماع کے انعقاد کے لئے محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب صدر اجتماع کمیٹی کی نگرانی میں ایک اجتماع کمیٹی تشکیل فرمائی۔ جس نے کاموں کی بہتری اور انجام دہی کیلئے مختلف پروگراموں پر عملی جامہ پہنایا۔ اور متعدد شعبہ جات قائم کر کے ان کے ناظمین و معاونین کو ہدایات دی گئیں۔ اجتماع گاہ کیلئے خوبصورت پنڈال بنایا گیا۔ مغرب کی طرف انصار اللہ کا فلیگ پوسٹ بنایا۔ جبکہ مشرق کی طرف چار فٹ کی بلندی پر سٹیج کو خوبصورت گلدستوں سے مزین کیا گیا۔ جو کہ پورے پنڈال میں نمایاں نظر آتا تھا۔ اجتماع میں مقامی افراد کے علاوہ بھارت کی ۴۰ مجالس سے ۲۷ نمائندگان تشریف لائے۔

اسی طرح رگنی بساؤ (مغربی افریقہ) کے مشنری انچارج و امیر جماعت محترم حمید اللہ ظفر صاحب اور سری لنکا سے مکرم ظفر احمد صاحب اور حیفا اسرائیل سے مکرم ڈاکٹر ابراہیم صاحب عودہ شریک اجتماع ہوئے۔

پہلا روز

اجتماع کے پروگراموں کا آغاز صبح ۴:۳۰ بجے باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم ایڈیٹر بدر نے درس القرآن محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نائب صدر اوّل مجلس انصار اللہ احادیث مکرم مولوی محمد یوسف انور ایڈیشنل زعیم انصار اللہ قادیان نے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے ملفوظات سے درس دیا۔ ازاں بعد سیدنا حضرت اقدس علیہ السلام کے مزار مبارک پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے اجتماعی دُعا کروائی جس میں تمام انصار ممبران نے شرکت کی۔

افتتاحی اجلاس

افتتاحی اجلاس ٹھیک نو بجے زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان شروع ہوا۔ آپ کے ساتھ محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت بھی اسٹیج پر رونق افروز ہوئے۔ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم کی تلاوت کے بعد محترم صدر اجلاس نے پرچم کشائی کی اور صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے عہد دوہرایا۔ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور کی نظم خوانی کے بعد محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطابات میں سے چند ضروری اقتباسات پڑھ کر سنائے بعدہ محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نائب صدر اول مجلس انصار اللہ بھارت نے سال ۹۷ء کی رپورٹ کارگذاری مجلس انصار اللہ بھارت پڑھ کر سنائی۔

ازاں بعد محترم صدر اجلاس نے انصار اللہ کی تنظیم کا قیام اور اس پر عائد ہونے والی اپنی اور اہل و عیال کی ذمہ داریاں اور نصیحت کے ساتھ عملی اقدام کرنے نیز اطاعت و اتحاد اور دعوت الی اللہ کے امور پر خصوصی توجہ دلائی۔ آخر پر آنمحترم نے اجتماع کی اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے اس کو کامیاب بنانے کیلئے ہر ممکن کوشش اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائے ہوئے اجتماعی دُعا کرائی۔

اس کے بعد عزیز ایس ناصر احمد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان نے مکرم محمود احمد صاحب مبشر درویش قادیان کی تازہ نظم جو اجتماع کیلئے بنائی گئی تھی۔ خوش الحانی سے پڑھی۔ نظم کے بعد مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون نے سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ بلحاظ حقوق انسانیت اور مکرم مولانا محمد عمر صاحب انچارج مبلغ کیرالہ نے ذکر حبیب اور دعوت الی اللہ کے عناوین پر تقاریر کیں۔ بعدہ مکرم محبوب احمد صاحب امروہی نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے منظوم کلام میں سے چند اشعار خوش الحانی سے سنائے، نظم کے بعد مکرم اے۔ پی کنجا مو صاحب صوبائی امیر کیرالہ نے بزبان انگریزی اور مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک صوبائی امیر کشمیر نے اپنے صوبہ جات میں تبلیغی مساعی سے حاضرین کو آگاہ کیا۔ ۱۲ بجے یہ نشست اختتام پذیر ہوئی۔

دوسرے اجلاس کا آغاز پونے ۳ بجے مجلس مذاکرہ سے ہوا۔ جس میں صدارت کے فرائض مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم ایڈیٹر بدر نے ادا کئے۔ تلاوت و نظم کے بعد صدر اجلاس کی طرف سے "نو مبائعین کی تربیت" کے متعلق چند سوالات کئے گئے جن کے مجیب حضرات نے احسن رنگ میں جوابات دیئے۔ یہ دلچسپ مجلس ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔ مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ مکرم مولانا محمد ایوب صاحب ساجد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون مکرم مولانا حمید اللہ صاحب ظفر امیر و مشنری گنی بساؤ مکرم مولوی ظہیر احمد خادم انچارج تبلیغ صوبہ یو۔پی نے مجیب حضرات کے فرائض انجام دیئے اس علمی مذاکرہ کے بعد مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک امیر جماعت کشمیر کی صدارت میں مقابلہ حسن قراۃ اور مکرم سید سرور شاہ صاحب کی صدارت میں مقابلہ نظم خوانی ہوا۔ بعدہ احمدیہ گراؤنڈ میں ورزشی و تفریحی پروگرام ہوا۔ جس میں انصار بھائیوں نے بذوق و شوق حصہ لیا۔

مجلس شوریٰ

شام سات بجے پنڈال میں ہی زیر صدارت محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت مجلس شوریٰ انصار اللہ بھارت منعقد ہوئی۔ مجلس شوریٰ میں بھارت کے منتخب نمائندگان نے شرکت کی۔ اس موقعہ پر ۹۸ء کے بجٹ پر غور و خوض کیا گیا۔ بعدہ زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ ناظر اعلیٰ امیر مقامی صدر مجلس انصار اللہ بھارت اور نائب صدر صف دوئم کا انتخاب آئندہ تین سال کیلئے عمل میں آیا۔

دوسرا روز

باجماعت نماز تہجد ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد مکرم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرالہ نے قرآن مجید۔ مکرم مولانا عبد المومن راشد صاحب نگران مدرسۃ المعلمین نے حدیث۔ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب حیدر نے ملفوظات کا درس دیا۔ اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے اجتماعی دُعا کرائی۔ سات بجے مشاہدہ و معائنہ کا مقابلہ ہوا۔ جبکہ آٹھ بجے مسجد مبارک میں اطفال الاحمدیہ کا انعامی علمی مقابلہ ہوا۔

صبح ۹ بجے تیسرے اجلاس کی کارروائی زیر صدارت مکرم اے۔ پی کنجا مو صاحب صوبائی امیر کیرالہ شروع ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر دعوت و تبلیغ نے علمائے اسلام اور فتاوئے کفر کے عنوان سے تقریر فرمائی۔ ازاں بعد نو مبائعین اور نمائندگان میں سے ماسٹر مشرق علی صاحب امیر جماعت احمدیہ بنگال و آسام اور نیپال۔ مکرم آس محمد صاحب آف گوڑ گاؤں مکرم ابراہیم عودہ صاحب حیفا اسرائیل۔ مکرم رکن الدین صاحب آف سفیدون ہریانہ نے اپنے تاثرات پیش کئے۔ ۱۱ بجے زیر صدارت مکرم سید سرور شاہ صاحب تقاریر کا مقابلہ ہوا۔

نماز ظہر و عصر کے بعد اجلاس چہارم زیر صدارت مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ۲:۳۰ بجے منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی سعادت احمد صاحب جاوید ایڈیشنل ناظر امور عامہ (خارجہ) قادیان نے جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۷ء کے تفصیلی حالات دلچسپ انداز سے سنائے۔ موصوف نے امسال نمائندہ صدر انجمن احمدیہ بھارت کی حیثیت سے جلسہ میں شرکت کی تھی۔ بعد ازاں محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے خطاب فرمایا اور احمدیہ گراؤنڈ میں تفریحی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

اختتامی اجلاس و تقسیم انعامات

بعد نماز مغرب و عشاء اجتماع گاہ میں اختتامی تقریب محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور کی تلاوت کے بعد محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے عہد دوہرایا اور مکرم عبد العزیز صاحب چنتہ کنٹہ نے نظم خوش الحانی سے سنائی۔ بعدہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن لینے والوں نیز سال رواں میں بھارت میں حسن کارکردگی میں اوّل دوئم اور سوئم آنے والی مجالس کو ٹرافی اور بعض مستعد مجالس و افراد کو خصوصی انعامات و سندات خوشنودی عنایت فرمائی تقسیم انعامات کے بعد مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر اجتماع کمیٹی نے تمام مہمانان کرام منتظمین و معاونین اور اجتماع کو کامیاب بنانے والے تمام افراد اسی طرح حکام بالا کا شکریہ ادا کیا۔

آخر پر صدر اجلاس نے خطاب فرمایا اور سیدنا آنحضرت صلعم اور مسیح موعودؑ اور خلفاء کرام کے خدمت خلق کے واقعات تفصیل سے بیان فرماتے ہوئے حاضرین اجتماع کو ان کے نمونہ پر چلنے کی طرف توجہ دلائی۔ دُعا کے ساتھ یہ اجتماع نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

دونوں دن دوپہر کو مہمانان اور اراکین انصار اللہ کے کھانے کا انتظام کیا گیا۔ اجتماع گاہ کے قریب ہی بک اسٹال لگایا گیا۔ جس میں مختلف زبانوں میں لٹریچر رکھا گیا تھا۔ جس سے زائرین نے بھرپور استفادہ کیا اور حسب ضرورت کتب خریدیں خدا تعالیٰ ہماری مساعی کو قبول فرماتے ہوئے اجتماع کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ (محمد یوسف انور منتظم شعبہ رپورٹنگ)

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

ڈنگوہ میں صوبہ ہماچل کی پہلی احمدیہ مسجد کا افتتاح اور جلسہ پیشوایان مذاہب

صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت قادیان کی شرکت

بین المذاہب اخوت و محبت کے حسین نظارے

قادیان کے علاوہ صوبہ ہماچل کی (۲۰) بیس جماعتوں کے نمائندگان کی شمولیت

رپورٹ: مرتبہ نذیر مبشر مبلغ ڈنگوہ ہماچل

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ ڈنگوہ کو صوبہ ہماچل میں پہلی احمدیہ مسجد کی تعمیر اور جلسہ منعقد کرنے کی توفیق ملی حضور انور ایدہ اللہ کی سکیم دعوت الی اللہ کے تحت صوبہ ہماچل میں دو سال قبل سے تبلیغی سرگرمیاں شروع ہوئیں جس کے نتیجہ میں خدا کے فضل سے جہاں صوبہ بھر میں تین سال قبل کوئی جماعت نہ تھی اب وہاں پر خلافت کی برکت سے ۲۰ جماعتیں قائم ہو چکی ہیں الحمد للہ۔ ڈنگوہ میں بھی شدید مخالفت کی گئی بڑے بڑے مخالف کھڑے ہوئے مگر خدا نے مخالفین کو عبرتناک نشان دکھائے۔ جس سے نومبائعین کے ایمانوں کو تقویت ملی۔ ڈنگوہ میں مسجد کی تعمیر کے وقت کئی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا حتی کہ مستری اور مزدور تک مخالفین کے خوف سے کام کرنا چھوڑ گئے مگر خدا کے فضل سے اب یہ مسجد مکمل ہو گئی جس کا افتتاح بھی ہو گیا اور اب وہاں پانچوں وقت خدائے واحد کا نام بلند کیا جاتا ہے اور باجماعت نماز ادا کی جاتی ہے۔ ڈش انٹینا بھی لگایا گیا ہے جس کے ذریعہ حضور انور کے خطبات درس وغیرہ سے استفادہ کیا جاتا ہے۔

مورخہ ۲۶ر اکتوبر بروز اتوار ڈنگوہ ہماچل میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد کا افتتاح صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے اپنے دست مبارک سے کیا افتتاح کے معاً بعد محترم موصوف کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد محترم مولانا کریم الدین صاحب شاہد پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نے سیرت آنحضرت صلعم کے عنوان پر تقریر کی اس کے بعد قادیان کے اطفال نے ترانہ سارے جہاں سے اچھا ہندوستان ہمارا خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ دوسری تقریر محترم مولانا منیر احمد خادم ایڈیٹر اخبار بدر نے آزادی ہند اور جماعت احمدیہ کی خدمت کے موضوع پر کی تیسری تقریر محترم مولانا محمد انعام غوری ناظر دعوت و تبلیغ نے جماعت احمدیہ کے بارے میں غلط فہمیوں کا ازالہ کے موضوع پر فرمائی۔

علاوہ ازیں ہندو نمائندگان مکرم ڈاکٹر برج بہاری چوبے ڈائریکٹر انڈولوجی ہوشیارپور۔ مکرم ماسٹر رتن سنگھ صاحب۔ مکرم دیپک کمار صاحب۔ مکرم وریندر کمار ریٹائرڈ کرنل مکرم انوراگ سود جی نے موقع کی مناسبت سے اپنے اپنے خیالات اور تاثرات کا اظہار فرمایا اور جماعت احمدیہ کی مساعی کو بے حد سراہا۔ اور قومی یکجہتی اور محبت و امن کے قائم کرنے پر جلسے کی مبارکباد پیش کی۔

جلسہ سے قبل قادیان سے M.T.A کی ٹیم نے وہاں پہنچ کر ہماچل کی اکثر جماعتوں سے آنے والے نو مبائعین کا تاثر اور تعارف ریکارڈ کیا اس جلسہ کی تیاری میں جماعت احمدیہ کے جملہ افراد بالخصوص مکرم بدر الدین صاحب صدر جماعت ضلع اونہ اور مکرم نیاز دین صاحب صدر جماعت ڈنگوہ نے بھرپور تعاون دیا اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ تمام مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا جلسہ گاہ کو نہایت عمدہ رنگ سے سجایا گیا تھا جلسہ کے انعقاد سے قبل ہی مرکز قادیان سے مکرم تنویر احمد صاحب خادم نگران تبلیغ ہماچل ڈنگوہ تشریف لے آئے تھے آپ کے ہمراہ مکرم چوہدری محمد اکبر صاحب ناظر امور عامہ اور مکرم سید تنویر احمد صاحب ناظم وقف جدید بھی تھے جنہوں نے تیاری جلسہ میں بہت قیمتی مشورے دیئے اور کام کو عمدہ رنگ میں کرنے میں بہت مدد دی۔ مسجد کیلئے ایک مخلص احمدی دوست مکرم لال دین صاحب نے اپنی زمین کا بہترین حصہ تحفۃً جماعت کو دیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں اس کے بدلے بہتر گھر عطا فرمائے۔ ہماچل میں دعوت الی اللہ کے کاموں میں ترقی کیلئے خصوصی دُعا کی درخواست ہے۔

غریب اور حلیم اور نیک اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ

......(حضرت مسیح موعودؑ)......

احمدی عربی سائنسدان ابراہیم اسعد عودہ کی قادیان آمد

اور ذیلی تنظیموں کے اجتماعات میں شرکت

قادیان، ۱۶ر اکتوبر ۹۷: آج ڈاکٹر ابراہیم اسعد عودہ قادیان کی زیارت کیلئے تشریف لائے۔ موصوف ایک عربی احمدی سائنس دان ہیں۔ ان کا تعلق جماعت احمدیہ کبابیر سے ہے اور پیدائشی احمدی ہیں اس وقت دیار مقدسہ میں وزارت تعلیم و تربیت کے ٹیکنولوجیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں جنرل سوپروائزر کے اعلیٰ منصب پر فائز ہیں۔ عالمی بنک کی طرف سے دہلی میں منعقدہ ایک سائنس اینڈ ٹیکنولوجی کانفرنس میں شرکت کیلئے دہلی آئے ہوئے تھے۔

دوران قیام قادیان موصوف نے انصار اللہ بھارت کے اجتماع میں حاضرین سے خطاب کیا۔ جس میں انہوں نے جماعت احمدیہ کبابیر حیفا کی شروع سے لیکر اب تک کی تاریخ و دیگر امور پر روشنی ڈالی۔ اور حضرت مولانا جلال الدین شمس اور حضرت مولانا ابو العطا جالندھری وغیرہ مبلغین کی خدمات کو سراہا اور انہوں نے بتایا کہ انہیں دنیا کے مختلف ممالک میں جماعت کے تبلیغی مراکز کی زیارت کرنے کا بھی موقع ملا ہے اور نوبل انعام یافتہ سائنسدان ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے ساتھ بھی ان کے قریبی تعلقات رہے ہیں۔ تقریر کے آخر میں آپ نے جماعت کے تنظیمی کاموں کو بہتر بنانے کیلئے بھی بعض تجاویز پیش فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں اس بات پر خاص زور دیا کہ ہر احمدی کو عربی زبان ضرور سیکھنی چاہئے کیونکہ یہ قرآن مجید کی زبان ہے۔ آپ نے جماعت احمدیہ کے تمام سکولوں میں کمپیوٹر کے نظام کو جاری کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی۔ آپ نے زیارت قادیان کو اپنی خوش قسمتی قرار دیتے ہوئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کی۔ اللہ تعالیٰ محترم موصوف کی زیارت قادیان کو ہر جہت سے بابرکت فرمائے۔ آمین۔ (ادارہ)

درخواست دعا: میری ایک پوتی بدر النساء بنت محمد اقبال صاحب سیکرٹری کورس کا فائنل امتحان چند دنوں میں دینے والی ہے جو سنٹرل گورنمنٹ کے Mazzrelo Teck-nicle institute Dt. Karwar (Karnataka) میں ہے عزیزہ کی نمایاں کامیابی اور روشن مستقبل کیلئے اسی طرح ایک پوتے نے پی یو سی کا امتحان دیا ہے اور بڑے پوتے نے کمپیوٹر سائنس ڈپلومہ کے علاوہ ہارڈ ویئر کورس بھی کیا ہے بہتر اور باعزت روزگار اور روشن مستقبل کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(حضرت صاحب منڈا سگر ہلی)

☆ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام پیارے آقا نے حبیب خدیجہ رکھا ہے۔ جو کہ وقف نو میں شامل ہے۔ بچی کی صحت و سلامتی درازی عمر نیک خادمۂ دین اور علاقے کیلئے ایک نمونہ بننے کیلئے نیز خاکسار کے تمام تر مشکلات کے ازالہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(حبیب اللہ معلم وقف جدید بیرون علاقہ مینڈر ضلع پونچھ)

طالبان دُعا:-

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 بینٹک لین کلکتہ 700001

دکان- 248-1652، 248-5222

رہائش- 243-0794، 27-0471

ارشاد نبوی

خَيْرُ الزَّادِ التَّقْوٰى

سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

بقیہ: ہومیو پیتھی

ذیابیطس ہو جاتی ہے اس وجہ سے پیشاب بار بار آتا ہے۔

ضرورت سے زیادہ بوجھ اٹھانے کی وجہ سے اگر رحم میں نیچے گرنے کا رجحان پیدا ہو تو رسٹاکس بہت مفید ہے۔

رسٹاکس کی ایک اور علامت یہ ہے کہ مریض کے گلے کی خرابی کی وجہ سے آواز بیٹھی ہوئی لگتی ہو۔ جب وہ بولنا شروع کرے تو ٹھیک ہو جاتی ہے اور جتنا بولے آواز صاف ہوتی چلی جاتی ہے۔ ایسے مریض اگر کئی کئی گھنٹے بھی لگاتار لیکچر دیں تو آواز ٹھیک رہے گی لیکن بعد میں رد عمل ظاہر ہوگا۔ یہ دراصل رسٹاکس کی حرکت کی وجہ سے جو تصویر بنتی ہے اسی کا ایک قسم کا نمونہ ہے۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا گلا بچپن سے ہی خراب رہتا تھا۔ شروع تقریر میں ہمیشہ معذرت کرتے تھے کہ گلا خراب ہے لیکن جب شروع ہوتے چھ چھ گھنٹے کی تقریر جاری رہتی اور آواز ٹھیک رہتی تھی اس کے بعد گلا پلیٹ کر لیٹ جاتے تھے۔ یہ علامت رسٹاکس کی ہے۔

اس کی کھانسی بہت تکلیف دہ ہے۔ نرخرے میں خارش ہوتی ہے۔ رسٹاکس سے فرق پڑتا ہے۔

دل پھیلنے کی دواؤں میں رسٹاکس بھی شامل ہے اور بہت مؤثر ہے اگر کھلاڑیوں کا دل پھیل جائے تو ان کے لئے رسٹاکس بہترین دوا ہے۔ دل کی کمزوری یا بیماری کی وجہ سے بائیں بازو میں سن ہونے کا احساس اور بڑھتی ہوئی فالجی کیفیت پیدا ہو تو اس میں رسٹاکس چوٹی کی دوا ہے۔ تھوڑی دیر لیکسز اور آرنیکا دیں اگر فائدہ نہ ہو تو رسٹاکس کی ایک دو خوراکیں دیں اور دوبارہ لیکسز آرنیکا ملا کر دینا شروع کر دیں۔

کمر کی تکلیفوں کے لئے بھی رسٹاکس بہت مفید دوا ہے۔ اکثر ریڑھ کی ہڈی کے اردگرد کے عضلات میں خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں ان میں رسٹاکس بہت مفید دوا ہے۔ ٹخنوں میں اگر موچ آ جائے تو پہلے فوری طور پر آرنیکا دیں اگر مرض باقی رہ جائے تو رسٹاکس دیں۔ اگر پھر بھی تکلیف باقی رہے تو پھر روٹا دیں۔

عورتوں میں خاص طور پر رات کے وقت ٹانگوں میں بے چینی شروع ہو جاتی ہے اور وہ دونوں پاؤں بستر سے باہر نکال کر آپس میں رگڑتی ہیں۔ اگر جوڑوں کی تکلیفوں کی وجہ سے ایسا ہو تو رسٹاکس دوا ہے لیکن اگر محض اعصابی تناؤ کی وجہ سے ہو تو زنکم میٹلیکم ۲۰۰ طاقت میں دینی چاہئے۔ یہ بے چینی بعض دفعہ دبے ہوئے ایگزیما یا خارش کی وجہ سے بھی ہو سکتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ رسٹاکس دینے سے مریض کی ٹانگوں پر خارش شروع ہو جائے یا ایگزیما اچھل پڑے۔ اس وقت گھبرانا نہیں چاہئے یہ اچھی علامت ہے۔ اسی دوا سے یہ ٹھیک ہو جانا ہے۔ رسٹاکس میں نچلا دھڑ باقی بدن کے مقابل پر بوجھل اور بے جان سا ہوتا ہے اور درد کا ہلکا سا احساس بھی رہتا ہے۔ اگر باقی علامتیں ملتی ہوں تو رسٹاکس ہی کافی ہو سکتی ہے مزید دوا کی تلاش ضروری نہیں۔

چھپاکی (Urticaria) مختلف بخاروں سے تعلق رکھتی ہے۔ ملیریا میں اکثر رسٹاکس کے مریضوں کو چھپاکی نکلنے کا رجحان ہوتا ہے۔ ایک خاص علامت یہ ہے کہ یہ بخار کی حالت میں نکلتی ہے اور پسینہ آتا ہے تو ٹھیک ہو جاتی ہے جبکہ عموماً پسینہ آنے کے بعد چھپاکی نکلتی ہے۔ اکثر ملیریا کی ایلوپیتھک دواؤں کے اثر سے بخار ٹوٹنے کے بعد ہتھیلیوں اور جسم کے دیگر حصوں میں شدید چھپاکی نکلتی ہے۔ فاسفورس ۲۰ ایسی چھپاکی کے لئے بہت مفید ہے۔ یہ چھپاکی بہت تکلیف دہ ہوتی ہے۔ ایسی خارش ہوتی ہے جہاں کی گہرائی تک ہاتھ نہیں پہنچ سکتا دل چاہتا ہے کہ ہتھیلیوں کو چھری سے کاٹ دیا جائے۔ اینا کارڈیم بھی اس میں مفید دوا ہے۔ فاسفورس کی خارش عموماً ہاتھوں پر زور مارتی ہے۔

رسٹاکس شنگل اور ہرپیز میں بھی اچھی دوا ہے۔ ایک ہرپیز تو جنسی بے راہروی کا نتیجہ ہوتی ہے، دوسری قسم وہ ہے جس میں اعصاب متاثر ہوتے ہیں اس قسم کی ہرپیز میں رسٹاکس چوٹی کی دوا ہے۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO - R.N 61/57

FAX - 01872 -20105

☏ 01872- 20757

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516

DISTT - GURDASPUR, PUNJAB (INDIA).

VOL - 46 THURSDAY, NOVEMBER 27th 1997 ISSUE NO. 48

ہومیوپیتھی طریق علاج کے متعلق آسان اور مفید معلومات

ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر بیان فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے ہومیوپیتھی اسباق سے مرتبہ کتاب "ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل" سے سلسلہ وار۔

(قسط نمبر 53)

رسٹاکسی کوڈینڈرن

RHUS TOXICODENDRON

(Poison - ivy)

رسٹاکس ایک جنگلی بوٹی (بچھو بوٹی) کے پتوں سے تیار کی جانے والی دوا ہے جو نہایت زہریلی ہوتی ہے۔ اس کے زہر سے نہایت خطرناک قسم کی خارش شروع ہو جاتی ہے۔ شدید بخار کے علاوہ بھوک ختم ہو جاتی ہے۔ متلی، سخت سر درد کے علاوہ غدود سوج جاتے ہیں اور مونہہ اور زبان پر زخم بن جاتے ہیں۔ ۱۷۹۸ء میں ایک فرانسیسی ڈاکٹر نے مشاہدہ کیا کہ اس کے ایک مریض کی شدید جلدی تکلیف اس زہر کے اثر سے جو اتفاقی حادثے کا نتیجہ تھا دور ہوگئی۔ اس کے بعد اس ڈاکٹر نے اس بوٹی کو بہت سی اور جلدی امراض، فالج اور جوڑوں کے درد میں استعمال کیا اور اسے بہت مفید پایا۔ ہومیوپیتھی طریقہ علاج میں نم موسم میں اس بوٹی کے تازہ پتوں کو پیس کر دوا تیار کی جاتی ہے۔ رسٹاکس ایک ایسی دوا ہے جس کے بغیر ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کا گزارہ ممکن ہی نہیں۔ بہت کثرت سے استعمال میں آنے والی دوا ہے۔ میں نے بھی اسے بہت استعمال کیا ہے اور اس کے خواص سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔ اس سے ملتی جلتی اور بھی بہت سی دوائیں ہیں مگر ان علامتوں میں رسٹاکس سے بہتر اور یقینی اثر والی کوئی اور دوا نہیں ہے اور یہ اپنی علامتوں کے لحاظ سے غیر معمولی طور پر کچی دوا ہے۔ مگر بعض صورتوں میں اس کا ردعمل سخت ہو جاتا ہے جس کے بارے میں تحقیق کرنی چاہئے کہ کیوں ایسا ہوتا ہے۔

رسٹاکس کی بنیادی طور پر سب سے اہم علامت جلن اور سوزش ہے جس کے نتیجہ میں چھالے بنتے ہیں۔ جلدی بیماریوں میں سب سے بڑا چھالا رسٹاکس میں پایا جاتا ہے۔ اینا کارڈیم اور کینتھرس میں بھی چھالے ہوتے ہیں لیکن نسبتاً کم۔ رسٹاکس جل جانے والے مریضوں کو غیر معمولی فائدہ پہنچاتی ہے۔ فوراً رسٹاکس اونچی طاقت میں دینا بہت مفید ہے۔ دوسرے رسٹاکس ہر قسم کے فالجی اثرات میں چوٹی کی دوا ہے۔ اکثر فالج جو عمومی ہوں یا دائیں طرف کے اعضاء پر حملہ آور ہوں رسٹاکس اور سلفر دینے سے بالکل ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ اگر علامتیں نہ بھی ملتی ہوں پھر بھی کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور پہنچا دیتی ہے۔ اگر ایک آنکھ کی نظر ختم ہو رہی ہو یا کمزور پڑنے لگے اور دل پر بھی کمزوری کا اثر ہو تو رسٹاکس کی ایک دو خوراکیں فوراً فائدہ پہنچاتی ہیں اور بجلی کی طرح تیزی کے ساتھ کام کرتی ہے۔ اعصابی درد جن میں آرام کرنے سے تکلیف بڑھے اور حرکت سے آرام آئے بہت مفید ہے۔ چونکہ جلن کا احساس بہت ہوتا ہے اس لئے آرام سے بیٹھا ہی نہیں جاتا اور اضطرابی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور درد میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ اگر حرکت کریں تو شروع میں تکلیف بڑھتی ہے لیکن رفتہ رفتہ آرام آنا شروع ہو جاتا ہے لیکن جسمانی مشقت کے بعد دردیں واپس آ جاتی ہیں اور جب مریض آرام کرے تو پھر دردیں پہلے سے بہت زیادہ بڑھ جاتی ہیں اس لئے نرم حرکت جو آہستہ آہستہ بڑھے وہ جسم کی دردوں میں افاقہ کا موجب بنتی ہے محض ورزش اس کا علاج نہیں بلکہ خطرناک ہے۔ ہلکی ورزش اور ہلکی حرکت مفید ہے۔ زیادہ حرکت سے تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ مریض کو حرکت کرنے اور کروٹ بدلنے سے وقتی طور پر آرام ملتا ہے۔

رسٹاکس سر درد کے لئے بھی بہت اچھی دوا ہے۔ سر اور جسم میں درد ہو تو رسٹاکس کھاتے ہی تکلیف ختم ہو کر گہری نیند آ جاتی ہے کیونکہ مریض پرسکون ہو جاتا ہے۔ رسٹاکس میں ایک اور علامت یہ بھی ہے کہ مثانے یا گردے میں ہلکی سوزش مزمن صورت اختیار کرلے تو مریض رات کو بار بار پیشاب کے لئے اٹھتا ہے اور اس کی نیند خراب ہو جاتی ہے اور وہ بے چین رہتا ہے، ضروری نہیں کہ ایسے مریض کو ذیابیطس ہو۔ فاسفورس میں بھی بغیر جلن کے یہ علامت ملتی ہے۔ بےوجہ آنکھ کھلتی ہے، اچھا بھلا ٹھیک ٹھاک انسان ہوتا ہے لیکن نیند کا احساس مٹ جاتا ہے۔ رسٹاکس میں پیشاب کی کثرت کی وجہ سے نیند نہیں آتی۔ بعض دفعہ سوتے میں بھی پیشاب نکل جاتا ہے۔ رات کو آرام کے وقت پیشاب کی حاجت بغیر ذیابیطس کے بہت زیادہ ہو تو رسٹاکس بہت اچھی دوا ہے۔ رسٹاکس کی ایک بات مجھے اپنے تجربہ سے معلوم ہوئی ہے کہ جو ذیابیطس جلد کی بیماری دبا دینے کے نتیجہ میں پیدا ہو اس کے لئے رسٹاکس بہترین دوا ہے۔ بعض دفعہ شدید ایگزیما ہوتا ہے جسے ایلوپیتھک دوا سے حکیم کی مرہم سے دبا دیا جاتا ہے۔ ایسے مریض کو دوبارہ ایگزیما تو نہیں ہوتا لیکن وہ مستقل ذیابیطس کا مریض بن جاتا ہے۔ میں نے بغیر علم کے ذیابیطس کے ایک مریض کو بعض علامات کی مشابہت کی وجہ سے رسٹاکس دی اس کا سارا جسم ایگزیما سے بھر گیا۔ تحقیق سے پتہ چلا کہ کسی زمانہ میں اسے سخت ایگزیما ہوا تھا جسے مختلف دواؤں سے دبا دیا گیا تھا۔ پھر ذیابیطس ہوگئی۔ اگر ایسے مریض کو رسٹاکس دی جائے تو ذیابیطس ٹھیک ہو جاتی ہے اور ایگزیما عود کر آتا ہے جس سے اکثر مریض بہت گھبرا جاتے ہیں۔ بسااوقات رسٹاکس ہی سے جلد کا علاج ہو جاتا ہے کیونکہ اس نے ہی یہ بیماری باہر اچھال دی ہے اور وہی اس کا مکمل صفایا بھی کر دیتی ہے مگر بار بار دینے سے کچھ ردعمل دکھاتی ہے لیکن یہ ردعمل آہستہ آہستہ کم ہو جاتا ہے۔ میں پہلے ۱۰۰۰ طاقت میں دے کر ایک ہفتہ کے بعد دہراتا تھا اس دوران ردعمل نمایاں ہو کر کم ہو جاتا ہے، دوبارہ دینے سے نسبتاً کم ردعمل ہوتا ہے، تیسری دفعہ اس سے بھی کم۔ ایک ڈیڑھ مہینہ کے اندر خدا کے فضل سے جسم صاف ہو جاتا ہے۔ اگر اگلا ردعمل اسی طرح رہے بلکہ زیادہ ہو جائے تو اس کا مطلب ہے کہ رسٹاکس دوا نہیں ہے بلکہ کوئی اور دوا تلاش کرنی پڑے گی۔

رسٹاکس کے ایگزیما میں پانی بہت بہتا ہے اسے رونے والا (Weaping) ایگزیما کہتے ہیں۔ میرے پاس ایک مریضہ آئی تھی جس کے ہاتھوں پر سخت پانی بہنے والا تکلیف دہ ایگزیما تھا۔ میں نے ایک ہزار میں رسٹاکس دی تو حالت مزید بگڑ گئی لیکن چند دنوں میں پانی خشک ہونے لگا۔ اگلے ہفتہ دوبارہ رسٹاکس دینے سے ردعمل ہوا لیکن پہلے سے کم تین چار ہفتوں میں اس کے ہاتھ بالکل ٹھیک ہوگئے اور ایگزیما کا نام و نشان بھی باقی نہ رہا۔ جب یہ دوا کام کرتی ہے تو حیرت انگیز اثر دکھاتی ہے۔ میرے علم کے مطابق اس کا کوئی اور متبادل نہیں ہے۔ اس لئے اس کی بہت اہمیت ہے۔ جہاں رسٹاکس کی خاص علامتیں نمایاں ہوں وہاں رسٹاکس ہی فائدہ پہنچاتی ہے۔ رسٹاکس کا مرطوب اور سرد موسم سے تعلق ہے مگر برسات میں جبکہ گرمی ہو اس کی تکلیف بڑھتی ہے۔

رسٹاکس ملیریا بخار کے لئے بھی بہت اچھی دوا ہے۔ اگر اسے برائیونیا کے ساتھ ادل بدل کر دیا جائے تو بہت مفید نسخہ بن جاتا ہے۔ لیکن اگر پہلے آرنیکا اونچی طاقت میں حفظ ماتقدم کے طور پر دے دی جائے تو ملیریا کے خلاف جسم میں دفاع پیدا ہو جائے گا۔ اس کے بعد مرض کا حملہ ہو تو رسٹاکس اور برائیونیا ۲۰۰ طاقت میں ایک دن میں ہی بار بار ادل بدل کر دیں۔ اس سے ملیریا کی ابتدائی علامات معدے کا بھاری پن، متلی کا احساس، جسم ٹوٹنے کی کیفیت ختم ہو جاتی ہے۔ بھوک لگتی ہے اور نیند آتی ہے۔ پھر بھی ملیریا ہو جائے تو چڑھتے بخار میں کوئی دوا نہیں دینی چاہئے۔ اترتے بخار کے وقت یا اتر جانے کے بعد آرسنک ۱۰۰۰ کی ایک خوراک بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔ ان چاروں دواؤں کا حرکت، جسمانی اور ذہنی بے چینی سے تعلق ہے اور ان سب کا ملیریا سے بھی جوڑ ہے جس میں حرکت اور بے چینی ضرور اثر انداز ہوتی ہے۔ اترتے بخار میں آرسنک دینے سے بہت حد تک امکان ہے کہ اگر دوبارہ ہو تو معمولی سا ہوگا۔ آرسنک کی ایک اور خوراک دینے سے انشاء اللہ بخار ختم ہو جائے گا اور ملیریا کے حملہ سے نجات مل جائے گی۔ صبح کے وقت سردی کے احساس کے ساتھ جسم کانپنے لگے اور نو بجے تک بخار چڑھنے کی علامات نمایاں ہو جائیں اس میں نیٹرم میور بہت اہم دوا ہے۔ ۳۰ یا ۲۰۰ طاقت میں ملیریا بخار چڑھنے سے پہلے یا اترنے کے بعد نیٹرم میور بہت مفید دوا ہے۔ لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ نیٹرم میور کو کبھی چڑھتے بخار میں نہ دیں کیونکہ یہ بہت سخت ردعمل پیدا کرتا ہے۔ عام طور پر انہی دواؤں میں ملیریا پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

رسٹاکس Cellulitis یعنی خلیوں کی سوزش میں بہت مفید دوا ہے۔ یہ سوزش غدودوں اور جلد کی بیرونی سطح اور اندرونی جھلیوں سے تعلق رکھتی ہے درد اور اینٹھن اس کی علامت ہے۔ Endometritis یعنی رحم کی اندرونی جھلیوں کی سوزش میں بھی رسٹاکس دینی چاہئے۔ عین ممکن ہے کہ اندر سے بیماری کو ٹھیک کرے اور جلد پر ایگزیما ظاہر ہو جائے۔ سلفر اور پائیروجینم ملاکر ۲۰۰ طاقت میں دیں تو بیماری کافی حد تک قابو میں آ جائے گی۔ اگر ان دواؤں کو رسٹاکس کے ساتھ ادل بدل کر دیں تو خدا کے فضل سے مکمل شفا کا امکان بھی ہے۔ جلد پر نمودار ہونے والی سوزش میں بھی رسٹاکس بہت اچھی دوا ہے۔ وہ تمام جلدی امراض جن میں جلد پر خون یا پیپ سے بھرے ہوئے چھالے بن جائیں اور گندہ مواد نکلے ان میں رسٹاکس کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے کیونکہ یہ بیماری کے اندر منتقل ہونے کے رجحان کو ختم کر دیتی ہے۔

رسٹاکس ملیریا کے علاوہ بعض دوسرے بخاروں میں بھی مفید ہے یعنی وہ بخار جو کبھی کم اور کبھی زیادہ ہو جاتے ہیں یا مسلسل جاری رہتے ہیں ان میں بھی اچھا اثر دکھاتی ہے اس میں بخار نڈھال کر دیتا ہے۔ بے چینی، کپکپاہٹ اور زبان خشک رہتی ہے۔ مریض سردی محسوس کرتا ہے۔

Infentile Paralysis میں رسٹاکس بہت اچھا اثر دکھاتی ہے غالباً اس فالج کا پولیو سے تعلق ہے۔ بچے کو بخار ہوتا ہے اور اس کے بعد آہستہ آہستہ فالجی اثرات ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ اگر کسی کو بہت بچپن میں فالج کی علامات ظاہر ہوں یا ٹانگ کا کوئی حصہ کمزور ہونے لگے تو فوری طور پر رسٹاکس شروع کروانی چاہئے۔ اسے سلفر سے ادل بدل کر دیں تو بہتر اثر ہوتا ہے کیونکہ رسٹاکس اکیلا اس ردعمل میں اضافہ نہیں کر سکتا اس لئے سلفر اس ردعمل کی طاقت کو بحال کرنے میں مدد دیتا ہے پھر رسٹاکس دوبارہ کام کرنے لگتا ہے۔ سلفر از خود بھی فالجی امراض میں بہت مفید ہے اس لئے دونوں مل کر بہت مفید اثرات ظاہر کرتے ہیں بعض بہت پرانے پولیو کے مریض اس نسخہ سے خدا کے فضل سے شفایاب ہوئے ہیں۔

رسٹاکس فالجوں میں چوٹی کی دوا ہے۔ وقتی طور پر جسم کا کوئی حصہ سو جائے تو وہ اور بات ہے کچھ عرصہ کے بعد یہ کیفیت جاتی رہتی ہے لیکن اگر فالجی کمزوری محسوس ہو تو پھر رسٹاکس ایک قابل غور دوا ہے۔ رفتہ رفتہ بڑھنے والے فالج جو زیادہ لمبا عرصہ تک رہنے والے اور گہرے ہوتے ہیں ان میں کاسٹیکم رسٹاکس سے زیادہ مفید ہے۔ اکثر ہومیوپیتھک ڈاکٹر کاسٹیکم کو صرف فوری طور پر ظاہر ہونے والے فالج کی دوا سمجھتے ہیں حالانکہ یہ فالج کا حملہ فوری نہیں ہوتا بلکہ اندرونی طور پر آہستہ آہستہ تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں لیکن چونکہ لقوہ کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ فوری حملہ کرتا ہے اس لئے عموماً کاسٹیکم کو لقوہ تک محدود کر دیا گیا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ لقوہ کی چوٹی کی دوا ہے لیکن لمبا عرصہ آہستہ آہستہ بڑھنے والا فالج جو سست رفتاری سے آگے بڑھتا ہے جہاں سے واپسی بہت مشکل ہوتی ہے ایسے فالج میں کاسٹیکم بہت اہم دوا ہے۔ عموماً رسٹاکس اور سلفر شروع میں استعمال کی جائے تو یہ بہت محفوظ طریق ہے اگرچہ فوری اثر ظاہر نہیں ہوتا لیکن اللہ کے فضل سے چند مہینوں میں نمایاں فائدہ ہوتا ہے۔

رسٹاکس کا فالج عموماً دائیں طرف ہوتا ہے۔ لیکن یہ محض دائیں طرف کی تکلیفوں کی دوا نہیں ہے۔ آرنیکا لیکسز ۲۰۰ طاقت میں بائیں طرف کے فالج کے لئے مفید ہے۔ اگر اس کے ساتھ کیڈمیم سلف ۳۰ میں دی جائے تو مفید ثابت ہوتی ہے لیکن اگر کوئی فائدہ ظاہر نہ ہو تو سلفر اور رسٹاکس ادل بدل کر دینے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ یہ محض دائیں طرف کی دوا نہیں ہے۔

رسٹاکس کے سر درد کی کئی علامات بخار میں ہونے والے سر درد سے مشابہہ ہیں۔ بخار میں سر درد ہر مریض کے اپنے مزاج کے مطابق شکل اختیار کر لیتا ہے اس کے لئے رسٹاکس مفید ہوگی۔ اگر علامتیں واضح ہوں تو معین دوا تلاش کرنی چاہئے اگر وہ نہ ملے تو رسٹاکس بھی مفید ثابت ہوسکتی ہے۔ عمومی علامات میں سر بوجھل ہوتا ہے درد پیشانی سے شروع ہو کر سر کے پچھلی جانب گدی میں جاتا ہے۔ رسٹاکس میں چہرے اور سر کی طرف خون کا دوران ہوتا ہے۔ جلد دکھتی ہے۔ سرخ اور متورم ہو جاتی ہے، شدید کھجلی ہوتی ہے۔ ایگزیما کے چھالوں پر کھرنڈ بن جاتے ہیں۔

بچوں کے ایگزیما میں خصوصاً سر کا ایگزیما رسٹاکس کے زیر اثر آتا ہے لیکن بعض اوقات اس کا ردعمل بہت سخت ہوتا ہے اور ایگزیما میں بہت شدت پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر وہ چند دن کے اندر اندر ٹھیک ہو جائے تو پھر دوبارہ رسٹاکس دی جاتی ہے۔ اگر ایگزیما ٹھیک نہ ہو تو پھر دوسری دوا ڈھونڈنی بہت مشکل ہے، جلد کی ایسی امراض میں جب یہ صورت پیدا ہو وہاں یاد رکھنا چاہئے کہ بعید نہیں کہ وہ جلد کا کینسر ہو اس لئے سب سے پہلے جلد کے کینسر کا علاج کرنا چاہئے تاکہ اگر وہ ابتدائی حالت میں بھی ہے تو اسے کنٹرول کیا جاسکے اگر یہ نہیں تو پھر روزمرہ کی دوسری دوائیں دینی چاہئیں۔ عام طور پر گریفائیٹس، سلیشیا اور ہپوراٹینم ایک دوسرے کے بعد دی جاتی ہیں۔ سورائسز میں بھی یہ اچھی دوائیں ہیں۔ اس کے علاوہ آرسنک بھی کبھی کبھی دینی چاہئے جبکہ مریض بہت بے چین ہو۔

رسٹاکس آنکھوں کی انفکشن میں بھی بہت مفید دوا ہے جب آنکھیں سرخ ہو جائیں اور پیپ پڑ جائے، خاص طور پر اگر نمدار موسم میں آنکھوں کی تکلیفیں زیادہ ہوں تو یہ بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔ آنکھ کی حرکت یا آنکھ پر دباؤ پڑنے سے تکلیف ہو اور آنکھوں سے گرم پانی کثیر مقدار میں نکلے تو رسٹاکس دیں۔

مونہہ میں زخم اور چھالے سے بن جائیں اور سرخ رنگ کی کچی کچی سطح نظر آئے تو اس صورت میں رسٹاکس مفید ہے۔ مونہہ کی تکلیفوں میں اس کی خاص پہچان یہ ہے کہ مونہہ میں دھات کا مزہ آنے لگتا ہے جیسے بیٹری کے سیل کو زبان لگائی جائے تو عجیب سا احساس ہوتا ہے۔ زبان سرخ اور زخمی سی ہو جاتی ہے۔ مونہہ اور تھوڑی کے اردگرد آبلے بن جاتے ہیں۔ حلق کے غدود سوج جاتے ہیں اور گلے میں بھی سوزش ہوتی ہے اور چھالے پڑ جاتے ہیں، خوراک نگلنی بہت مشکل ہوتی ہے۔ Esophigus یعنی خوراک کی نالی کے انفکشن میں بہت مفید ہے۔ ٹائیفائیڈ میں بھی اچھی دوا ہے۔ اس میں سر کو بخار چڑھتا ہے، ہوا پیٹ میں گڑگڑاہٹ پیدا کرتی ہے اور بہت تناؤ ہوتا ہے۔ ڈکار نہ باہر آتا ہے نہ نیچے اترتا ہے۔ ہوا کے اخراج کے دونوں راستے تنگ ہو کر سکڑ جاتے ہیں۔ یہ بہت تکلیف دہ چیز ہے۔ رسٹاکس اس کے لئے اچھی دوا ہے اس کے علاوہ کولچیکم بھی مفید ہے۔ لائیکوپوڈیم میں بہت ڈکار آتے ہیں لیکن فائدہ نہیں دیتے۔ پیٹ میں بدستور تناؤ رہتا ہے۔ رسٹاکس میں بار بار اس طرح ڈکار نہیں آتے، ہوا گھومتی ہے جو مسلسل حرکت کرنے سے ختم ہو جاتی ہے۔ صبح کے وقت اور کھانا کھانے کے بعد بہت زیادہ ہوا بنتی ہے۔ پیٹ میں شدید درد ہوتا ہے جیسے پیٹ کے بل لیٹنے سے آرام آتا ہے۔

رسٹاکس میں رات کو بار بار پیشاب آنا اور سوتے میں پیشاب خطا ہو جانا دونوں باتیں پائی جاتی ہیں۔ لائیکوپوڈیم میں بھی یہ دونوں علامتیں پائی جاتی ہیں لیکن ایک فرق بہت نمایاں ہے کہ لائیکوپوڈیم میں دن کے وقت بار بار پیشاب نہیں آتا۔ رات کو بار بار مریض اٹھتا ہے۔ رسٹاکس میں اگر یہ تکلیف ہے تو دن کو بھی ہوگی اور رات کو بھی۔ کچھ ہیجانی کیفیت پیدا ہوتی ہے اور گردے میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے۔ جلد کی مرض کو دبانے سے بھی

(باقی صفحہ 11 پر ملاحظہ فرمائیں)

ڈیزائننگ وکمپوزنگ : کرشن احمد۔ مصباح الدین قادیان